اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ

امام ربّانی مجدّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ

کے آخری ایام کے حالات اور کرامات کا مستند مجموعہ

وصالِ احمدی

فارسی ——— اُردو

مصنفہ

علامہ شیخ بدرُالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ امام ربّانی علیہ الرحمہ

ناشر

اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ

عرضِ ناشر

زیرِ نظر کتاب تین رسائل کا مجموعہ ہے۔ پہلا رسالہ وصالِ احمدی ایک عارفِ کامل اور اپنے وقت کے عظیم مصنف حضرت علامہ شیخ بدرالدین سرہندی رحمہ اللہ کی تصنیف ہے۔

اس میں امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کے آخری ایام کے اکثر حالات و واقعات آپ کے صاحبزدگان کے بیان کردہ ہیں اور باقی مصنف کے اپنے چشم دید ہیں دائیں جانب اصل فارسی ہے اور بائیں طرف اس کا اُردو ترجمہ۔

دُوسرا رسالہ "شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ" ہے اس میں سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لے کر مترجم کے پیر و مرشد تک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگوں کے مختصر حالات، ولادت اور وصال کی تاریخیں اور جائے مزارات درج ہیں۔ یہ بڑی اہم تاریخی دستاویز ہے۔

تیسرا رسالہ "نسب نامہ مجددیہ" ہے۔ یہ ایک منظوم نسب نامہ ہے جو اشرف المخلوقات حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ناظم علیہ الرحمۃ نے اپنے شیخ مولانا محمد ولی النبی رحمۃ اللہ علیہ تک نظم کیا ہے گویا یہ موتیوں کا ایک ہار ہے۔

آخری دونوں مجموعے وصالِ احمدی کے مترجم حضرت مولانا محمد اعزاز الدین احمد صدیقی نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ کے مرتب کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ہمارے فائدہ کے لیے اس ذکرِ خیر کو جمع فرمایا۔

یہ نسخہ عرصہ سے نایاب تھا، برادرانِ طریقت کے لیے ایک نادر تحفہ ہے۔ اسلامی کتب خانہ اپنی اشاعت کی ابتدا اسی سے کر رہا ہے۔ دُعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولوں کے صدقہ اس تذکرہ کو مقبول فرمائے اور ہمیں اہل اللہ کی کتابیں شائع کرنے اور تمام لوگوں کو ان سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔

احقر محمد اکرم مجددی

۹ شوال ۱۳۹۶ھ سیالکوٹ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی جعل الموت جسرا یوصل
الحبیب الی الحبیب واظهر فی ارتحال اولیاء
کل امر عجیب وغریب وابرز بوارق
الخوارق فی سحائب ایادی الاولیاء
واشرق شموس الکرامات فی مشارق
ایادی الاحیاء والصلوة والسلام علی
من اعجز الخلائق بالمعجزات وظهر
معجزاته فی الاولیاء بصور الکرامات
وعلی آله واصحابه واتباعه
اجمعین

اما بعد کمترین خاکساران آستانه اولیا
وکهترین نیازمندان ورثه انبیا فقیر بدر الدین
ابن شیخ ابراهیم النقشبندی الاحمدی ثم السهرندی
مولداً می نماید که بعضی اعزه اصحاب ایشان ازین حقیر
درخواست کرد که کلمه چند در بیان بعضی خوارق
وکرامات حضرت قطب الاقطاب وغوث الاوتاد
اعلم الزمان واکمل الوقت مجدد الملة محدث الامة
شیخنا وامامنا شیخ الاسلام والمسلمین الشیخ احمد الفاروقی
قدسنا الله سبحانه بسره الاقدس که تحصیل وصال

جمیع حمد وثنا اُس ذات پاک کو زیبا ہی جسنی موت کو پل گردانا
اسلئے کہ دوست دوست کیطرف پہنچ جاتے۔ اور
اپنے دوستوں کو کوچ فرمانیمیں بہت سی عجیب و غریب
امور کو ہویدا فرمایا۔ اور دوستونکی ہاتوں کے بادلوں سے
ہزارہا بجلیاں کرامت کی چمکا دیں۔ اور انکی ہاتھونکے
مشرق سے صدہا آفتاب کرامت کے دکھا دیئے۔ اور
درود و سلام اُس فخر انام پر ہو کہ جسنے معجزات سے
خلائق کو عاجز بنایا۔ اور اولیائے کرام میں اپنے
اعجاز کو بصورت کرامت ظاہر فرمایا۔ اور انکی اولاد
و اصحاب اور جملہ تبعین پر درود و سلام ہو۔
اسکے بعد فقیر حقیر خاکسار آستانہ اولیائے کرام
اور کمترین نیازمند ورثہ انبیائے غلام شیخ بدر الدین
پسر شیخ ابراہیم نقشبندی احمدی کا باشندہ سہرند کا
ظاہر کرتا ہے۔ کہ بعض اصحاب حضرت مقدس سرہ
نے اس حقیر سے درخواست کی کہ چند کلمے بیان
بعض خوارق اور کرامتیں حضرت قطب الاقطاب
اور غوث الاوتاد و اعلم الزمان اکمل الوقت مجدد الملة
محدث الامة شیخنا و امامنا شیخ الاسلام والمسلمین
حضرت شیخ احمد فاروقی قدسنا الله سبحانہ بسرہ الاقدس

پیش از ارتحال از قبیل بار ارتحال خود و تعیین سال
و ایام انتقال خود و مایقارنه از آنحضرت بظهور رسیده
اند در قید تحریر آرد و کراماتے کہ بعد وصال
ایشان ظاہر گشته بنویسد — اجابةً للمسئول
سعادت خود دریں دانسته اقدام نمود —
و ہر چه در وقت تحریر بیاد آمد در قید کتابت آورد
و این رساله را وصال احمدی نام نہاد و باﷲ العصمة
و التوفیق — بدانند که حضرت ایشان قدس سره الاقدس
در ماه شعبان سنه یکہزار سی و سوم خلوت
گزیدند — و انزوا اختیار نمودند — و موضعی جدا
از حویلی متعین کردند و بغیر از نماز جمعه از انجا بیرون
نمی آمدند و وقت صلوٰة خمس در خلوت خانه ادا
میکردند — که چندکس معدود از یاران بجهت جماعت
در ان میرفتند و بعد از اتمام نماز بسرعت رجوع
میکردند تا النفس الآخر الا ماشاء اﷲ سبحانه مواظبت
بر خلوت بوده اند و دوام انزوا داشتند و از خلق
بکلی بریده بودند و از صحبت تمامی قطع کرده —
حضرت مخدوم زادگی عارف ربانی صاحب
اسرار سبحانی شیخ محمد سعید و شیخ محمد
معصوم سلمهما ربهما نقل کردند که عصمت پناه
حضرت والده میفرمایند — که شب برات بود

جو کہ ارتحال فرمانے سے پہلے یا بعد کو ظاہر ہوئی ہیں تو ئے
ہیں اور جو کہ آنحضرت قدس سرہ نے از روئے
پیشین گوئی کے اپنے انتقال کے سال و ایام کی
خبر دی ہے وہ احاطہ تحریر میں لا — لہذا انکے سوال
کی اجابت کو اپنی سعادت مندی جان کر اس
معنی پر پیش قدمی کی — اور جو کچھ وقت تحریر کے
یاد آیا قلم کے حوالہ کیا — اور اس رسالہ کا
وصال احمدی نام رکھا — اور اﷲ تعالیٰ سے
عصمت و توفیق کا طالب ہوں معلوم ہو کہ
حضرت قدس سرہ الاقدس ماہ شعبان سنہ ایکہزار
تینتیس ہجری ۱۰۳۳ھ میں گوشہ نشین اور خلوت گزیں ہوئے
اور ایک خاص جگہ اپنے مکان میں مقرر فرمائی — کہ بغیر
ادا کرنے نماز جمعہ کے اس جگہ سے باہر تشریف فرما
نہیں ہوتے تھے — بلکہ نماز پنجگانہ بھی خلوت خانہ میں
مع چند یاران الخیر کر ادا فرماتے تھے — اور وہ لوگ
بفور تمام ہونے نماز کے باہر چلے آتے تھے — الغرض
دم واپسیں تک یہی گوشہ نشینی اور خلوت گزینی
اور خلق سے انقطاع کلی و صحبت سے دوری رہی
میرے مخدوم زادہ عارف ربانی صاحب اسرار سبحانی
حضرات شیخ محمد سعید و شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما
حضرت عصمت پناہ اپنی والدہ ماجدہ سے

حضرت ایشان در خلوت خانہ جلوس میکردند۔ تا آنکہ
بعد دو یک پاس شب روان آمدند و من بر سر مصلے
نشستہ بودم و تسبیح میخواندم و از ایشان پرسیدم
کہ شما نماز تہجد گذاردہ اید۔ فرمودند کہ ہنوز نگذاردہ ام
چوں ملالتے در خود یافتم بخاطر رسید کہ یکے
دراز بکشم بعد ازاں بہ تہجد برخیزم لحظہ خواب
کردند بعد ازاں برخواستند و آب وضو طلبیدند
وضو میساختند۔ کہ از زبان من برآمد کہ امشب خدا
داند تا نام کرا از ورق ہستی محو کردہ باشند
و نام کرا ثابت داشتہ۔ فرمودند کہ تو نیز بر
شک و تردد میگوئی۔ چہ باشد حال کسیکہ
می بیند و می داند کہ نام او از صحیفہ وجود محو کردہ اند
و اشارہ بخود نمودند۔ و نیز ہر دو مخدوم زادہ سلمہا
ربہا از عصمت پناہ نقل کردند کہ من از حضرت
ایشان قدس سرہ الاقدس پرسیدم کہ شما این
ہمہ انقطاع دارید و از خلق و این ہمہ بی تعلقی
و بیرغبتی بالعیال و اطفال چرا اختیار کردہ اند
فرمودند کہ حقیقت آنست کہ من درین نزدیکی
خواہم مرد۔ و ایام وفات من بسیار
قریب است و کسیکہ چنین احساس نماید او را
می باید کہ خود را بزور بر عبادت اندازد

نقل کرتے ہیں۔ کہ وہ فرماتی تھیں کہ ایک شب برات
کو حضرت قدس سرہ خلوتخانہ میں شب بیداری فرماتے
تھے۔ کہ یکایک دو پہر رات گذر چکی ہو گی کہ اندر مکان کے
تشریف لائے۔ اور میں مصلے پر بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ
رہی تھی دریافت کیا میں نے کہ آپ نے نماز تہجد ادا کرلی فرمایا
ابھی نہیں۔ چونکہ میں اپنے میں کسیقدر سستی پاتا ہوں
اسلئے دل میرا چاہتا ہے کہ قدرے آرام کر کے واسطے
تہجد کے اٹھوں۔ بعد اسکے ایک لحظہ خواب استراحت
فرما کر اٹھے۔ اور پانی طلب کر کے وضو کیا میری
زبان سے نکلا خدا جانے آج کی رات کسکا نام ورق
ہستی سے مٹایا گیا ہو گا۔ اور کسکا لکھا گیا ہو گا۔
ارشاد ہوا کہ تم از روی شک و تردد کے کہتی ہو
کیا حال ہو گا اس شخص کا جو جانتا اور دیکھتا ہے
کہ نام اسکا مٹا دیا گیا۔ انہیں اشارہ اپنی جانب
تھا۔ اور ہر دونوں مخدوم زادہ سلمہا ربہا حضرت
عصمت پناہ سے نقل کرتی ہیں کہ میں نے حضرت قدس سرہ الاقدس
سے دریافت کیا کہ آپ نے بقدر اہل و عیال سے
بیرغبتی اور خلق سے بے تعلقی کس لئے اختیار
فرمائی ہے۔ ارشاد ہوا کہ زمانہ میرے انتقال کا
بہت ہی نزدیک اور نہایت ہی قریب ہے۔
پس جس آدمی کو ایسا معلوم ہو اسکو زیادہ تر

واز تسبیح و استغفار و درود و تلاوت و ذکر یک لحظه
غافل نباشند و از غیر حق بکلیه قطع کنند که اگر بغفلت بگذارید
شما هم مرا بخدا بگذارید۔ و نیز هر دو مخدوم زاده
از عصمت پناه نقل کردند که قبل مرض از حضرت
ایشان قدس سره پرسیدم که آثار یاس از حیوة
و سرانجام ارتحال در شما هویدا است و اشتیاق
رفیق اعلے پیدا است پس این همه تصدق و خیرات
که دافع بلیات است از چیست در جواب این مصرع
هندی خواندند مصرع

آج ملاوا کنت سیوں سکھی سب جگ دیوں وار

آخر حضرت ایشان درین مدت انفاق بیش از بیش
میکردند۔

صنوف خیرات سراً و علانیةً لیلاً و نهاراً
بجامی آوردند۔ و نیز هر دو مخدوم زاده عصمت پناه
نقل کردند۔ که روزی در ایوانی که میگذراندند
تکیه زده بودند۔ فرمودند که درین سرما درین
خانه خواب نخواهیم کرد۔ عرض کردند که مگر
در خانه که برای خلوت است کرده اید آنجا
خواب میکنید۔ فرمودند آنجا نیز نه خفتند که بس کجا
خواب کنید۔ فرمودند ازین جای هیچ جا نخواهید
تا خود بخود منظاهر شود۔ اتفاقاً در آمد۔ سرانجام

کہ انہیں کو ہر دم عبادت میں مشغول کریں۔ اور تسبیح استغفار
اور درود اور تلاوت قرآن مجید و ذکر وغیرہ سے
ایکدم غافل نہو۔ اور غیر حق سے بالکل علیحدگی اختیار
کریں۔ پس میں چاہتا ہوں کہ تم سب بھی مجکو خدا پر
چھوڑ دو۔ اور بھی دونوں مخدوم زادہ عصمت پناہ سے
نقل کرتی ہیں کہ مینے پہلے بیماری کے حضرت قدس سرہ الاعلے
سے دریافت کیا کہ آپ میں نشانی نا امیدگی زندگی کی
اور سامان کوچ کا ظاہر ہے۔ اور شوق ملاقات
رفیق اعلے باہر۔ پس اسقدر خیرات کہ دافع بلا ہے
کس لئے کرتے ہیں۔ جسکی جواب میں یہ مصرع ہندی کا پڑھا
مصرع آج ملاوا کنت سیوں سکھی سب جگ دیوں وار۔
یعنی اگر ملجائے وہ یار تو جان و مال سب نثار کروں
الغرض حضرت قدس سرہ نے اس مدت میں
ظاہر و پوشیدہ دن و رات بہت کچھ خیرات
و مبرات کی۔ اور بھی دونوں مخدوم زادہ حضرت
عصمت پناہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت
قدس سرہ اس مکان میں کہ جسمیں بودوباش آپکا تھا
تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ فرمایا کہ ابکی موسمی جاڑے میں
اس مکان میں نہیں سوؤنگا۔ لوگوں نے عرض کیا
شاید اس مکان میں جو کہ خلوت کے واسطے درست فرمایا ہے
قیام فرمائینگے۔ ارشاد ہوا اس جگہ بھی نہیں۔

رفتند و نیز هر دو مخدوم زاده نقل کردند که در سنه
یکهزار و بست و چهارم که عمر ایشان در آن
سنه پنجاه و سه سال بود۔ میفرمودند که عمر
خود را از شصت سال تجاوز نمی بینم
و آن قضا مبرم مشهود میشود و در سنه ۱۰۳۲ یکهزار
و سی و دوم از اجمیر مخدوم زاده ها قلمی فرمودند
که در عوض اجازت نامۀ دنیا اجازت نامۀ آخرت دادند
و ایام عمر نزدیک است و صایا یک یک
قلمی فرمودند۔ اگر ذوق تفصیل این سخن باشد
بمکتوبات آن حضرت قدس سره رجوع نمایند
و دو وقتے مخدوم زاده ها بملازمت آنحضرت
قدس سره باجمیر رسیدند بایشان خلوت
کردند۔ و فرمودند که مرا با جهان و جهانیان
ارتباطے نمانده است۔ مرا می باید گذاشت
ایشان بسیار اضطراب کردند۔
فرمودند که سنت الله از قدیم شده آمده است
اضطراب نباید کرد۔

و در سنه یکهزار سی و سوم پیش از ارتحال خود بشش
ماه کتابتے بتقرب آنحضرت خاقانیه
صادق خان بتقریب سفارش حاجتمندی
نگارش فرموده بودند فقیر در آن وقت پیش آنحضرت قدس سره

پھر خدام نے دوبارہ عرض کی کہ پھر کہاں دفن فرمائے جائینگا
ارشاد کیا ان مکانوں میں سے کسی میں نہیں کیونکہ خود بخود کیا
ظاہر ہوتا ہے۔ اتفاقاً موسم سرما ہی آپ اس عالم
فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرما ہوئے اور بھی دونوں مخدوم زادے
نقل کرتے ہیں کہ سنہ ایکہزار چوبیس ہجری میں اُسوقت
عمر آپکی ترپن سال کی تھی۔ فرمایا کہ ساٹھ سال سے زیادہ
اپنی عمر کو نہیں دیکھتا ہوں۔ اور یہ بات قضائے مبرم سے
ظاہر ہوتی ہے۔ اور سنہ ایکہزار بتیس ہجری میں اجمیر شریف سے
دونوں مخدوم زادوں کو تحریر فرمایا کہ زمانہ عمر کا نزدیک ہے
اسلئے کہ اجازت نامہ دنیا کی عوض آخرت کا اجازت نامہ آگیا ہے
اور وصیت بھی ایک ایک تمام فرمائی جو کہ مفصل مکتوبات شریف میں
مرقوم ہے جب دونوں مخدوم زادہ اجمیر شریف میں
آنحضرت قدس سرہ الاقدس کی ملازمت میں حاضر ہوئے
آپنے تنہائی فرما کر ارشاد کیا کہ مجکو جہان و جہانیوں سے
کچھ بھی تعلق نہیں رہا اب مجکو چھوڑ دینا چاہیئے۔
یہ سنکر صاحبزادوں کو سخت پریشانی ہوئی۔ فرمایا کہ
طریقہ اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ سے چلا آیا ہے اسکی وجہ سے پریشان
ہونا نہ چاہیئے۔ اور سنہ ایکہزار تینتیس ۱۰۳۳ ہجری میں رحلت فرمانیسے
چھ مہینے پیشتر ایک حاجتمند کی سفارش میں ایک خط
مقرب حضرت خاقانیہ صادق خاں کو
تحریر فرمارہے تھے۔ اُسوقت میں یہ فقیر بھی آنحضرت قدس سرہ

ایستادہ بود و مگس میراند و ایشان می نوشتند
فقیر مطالعہ گذرشتہ بودند کہ معلوم شریف شدہ باشد
کہ بادشاہ فقیر را رخصت مطلق فرمودند از ان وقت
خلوت و انزوا اختیار کردہ ہست و بعنایۃ اللہ سبحانہ
اوقات بجمعیت میگذراند۔ چون درین شہر ہر سال
وبا مے افتد معلوم نمیشود کہ درین سال حیوۃ وفا کند
امید کہ خشنود باشند۔

چون خلوت ایشان شش ہفت ماہ کم و بیش کشید
ایشان را عارضہ ضیق النفس کہ ہر سال مرض معتاد
ایشان بود پیدا شد تپ ہم ہمراہ و بگمان من آن روز
ہفدہم ذی الحجہ بود۔ و آن مرض از سالہاے دیگر
درکمال غلبہ ازدیاد بودہ و مخلصان را از حصول
صحت یاسے شدہ۔

روزی بعارف ربانی مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ
ربہ فرمودند۔ کہ امشب حضرت غوث الثقلین
قدس سرہ را در واقعہ دیدم۔ و در باب من
انواع عنایات و اشفاق میفرمایند۔
و زبان مبارک خود در دہان من انداختہ فرمودند
کہ مردم در معنی شعر ما اَفَلَتْ شُمُوسُ
الاَوَّلِینَ و شَمْسُنَا اَبَداً
عَلٰی اُفُقِ العُلیٰ لَا تَغْرُبُ

خدمت اقدس میں حاضر تہا اور مگس رانی کر رہا تہا
اور آپکی تحریر کو دیکہتا جاتا تہا لکہا تھا معلوم شریف
ہوئی کہ جب سے بادشاہ نے فقیر کو رخصت مطلق فرمایا ہے
اسی وقت سے تنہائی اختیار کی ہے۔ بعنایۃ اللہ
سبحانہ اوقات جمعیت سے گذرتے ہیں کیونکہ اس شہر
میں ہر سال وبا ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ اس سال میں زندگی وفا کرے باقی خوش رہو
جبکہ زمانہ تنہائی کا چہ سات مہینے کو پہونچا
عارضہ ضیق النفس کا جو کہ ہر سال آنحضرت قدس
سرہ الاقدس کو ہوا کرتا تہا مع بخار کے لاحق ہوا
میرے خیال میں وہ دن سترہویں ذی الحجہ کا
تہا۔ غرضکہ امراض کے بہ نسبت گذشتہ سالوں کے
زیادہ تر تہے۔ مخلصوں کو صحت سے مایوسی ہوئی
نقل ہے کہ ایکروز عارف ربانی میری مخدوم زادہ
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے فرمایا کہ آج کی رات
حضرت غوث الثقلین قدس سرہ کو میں نے خواب میں دیکہا
نہایت مہربانی اور عنایت میرے حال پر فرماتے ہیں
اور اپنی زبان مبارک کو میرے منہ میں ڈالکر
فرماتے ہیں کہ میری اس شعر اَفَلَتْ شُمُوسُ
الاَوَّلِینَ وَ شَمْسُنَا اَبَداً عَلیٰ
اُفُقِ العُلیٰ لَا تَغْرُبُ +

وقول قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ
وَلِیِّ اللّٰهِ حیرانند حل آن بنویسید و ترا
ازین ضعف صحت است و دران ضعف شوق
لقاء حق بر ایشان بسیار غالب آمده بود و از کمال
شوق گریه بر ایشان متوالی شده و همیشه کلمه اللّٰهم
الرفیق الاعلی رطب اللسان می بودند و میفرمودند
که اگر طبیب بگوید که مرض تو علاج پذیر نیست صد روپیه
شکر الله تعالی انفاق کنم بعده عارف ربانی
مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد سعید سلمه الله ربه
عرض کردند که حضرت سلامت چرا بر ما این همه
بی شفقتی و نامهربانی می فرمایند. فرمودند که خدا عز و جل
از شما احب است ان شاء الله تعالی شفقت
و اعانت بعد رحلت زیاده از حال حیات کرده
خواهد شد که اینجا علایق بشری در بعضی اوقات
مانع اعانت و توجه است و بعد موت تجرد
و فراغ است و نیز از ان حضرت مخدوم زاده منقول است
که ضعف ایشان شب ها بشدت می پیوست
و اکثر بے آرام و بیقرار میساخت و چون در تشدید
تخفیفے دران ضعف می رفت حسرت و افسوس
بر فقدان شدائد و محن شبینه که ایشان را عین راحت
و لذات بود میکردند و میفرمودند نسبتے که در هجوم الالام

اور اس قول میں قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ
وَلِیِّ اللّٰهِ میں آدمی حیران ہیں حل اسکا لکھو
اس ضعف سے تمکو صحت حاصل ہوگی۔
چونکہ اس ضعف میں شوق ملاقات حق کا آنحضرت پر بہت
غالب تھا اسی سبب کمال شوق کے گریہ زاری جاری
ہوا تھی کہ اس کلمے کے ساتھ دمبدم رطب اللسان
تھے۔ اَللّٰهُمَّ رَفِیْقُ الْاَعْلٰی۔
اور فرماتے تھے کہ اگر کوئی طبیب کہے کہ تمہاری بیماری
کا علاج نہیں ہے تو سو روپیہ راہ خدا میں دوں
بعد اسکے عارف ربانی میرے مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے عرض کیا کہ حضرت
سلامت اسقدر نامہربانی اور بے شفقتی ہمپر کیوں
ہے۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالی تمہارے زیادہ تر دوست ہے
انشاء اللہ بعد رحلت کے نیکے حالت حیات کی
نسبت زیادہ تر مہربانی اور اعانت کیجاویگی
اسلئے کہ تعلق بشری بعض وقتوں میں اعانت اور
توجہ سے مانع ہے اور بعد انتقال کے
چونکہ فراغت اور تجرد ہے کوئی مانع نہیں
اور بھی میرے مخدومزادہ سے منقول ہے کہ حضرت
قدس سرہ کو رات میں زیادہ تر ضعف ہوتا تھا
یہاں تک کہ بیقرار کر دیتا تھا اور دن میں کم

رو می آرد و حلاوتی کہ در عینِ مرارت دست میدہد
معاملہ عافیت بآں نسبت ندارد کہ آں لیسیت ہا
در ہنوز الحکم بشارتِ غوث الاعظم قدس سرہ
فرصتے و تخفیفے دراں ضعف رفت و اطبا و دوستاں را
بنوید صحت ایشاں مسرور ساختند۔ آنحضرت
محزون گشتند و فرمودند سبحان اللہ تعالےٰ
آں معاملات کہ در عینِ یاس و نا امیدی و درد
مندی مشاہدہ میکردم دریں وقت
وجہ صحت ہمہ مستور گشت۔ اما چوں حضرت
ایشاں را ہمیشہ بموجب كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ
آناً فاناً معاملات جدا و نسبتہا تازہ رو میداد
و بمقتضائے ہر مقام محکوم حکمے میشدند۔
فقدان ہیچ چیز در حق ایشاں باعثِ
غرامت نبود۔
کہ خلیل را با خلیل نار و بستاں یکیست
و بتاریخ دوازدہم محرم سنہ ۱۰۳۴ یکہزار سی و چہار
گفتہ بودند۔ کہ مرا فرمودند کہ میانِ چہل و پنجاہ
روز مقبر تو خواہد شد۔
و مستمعاں را گماں آں شدہ بود کہ سبب
وصال ایشاں ہمیں ضعف باشد۔ چوں
ضعف مذکور بصحت آورد بحدیکہ برائے نماز بمسجد آمدند

رات کی سختی کے کم ہوجانے سے حسرت و افسوس
کرتے تھے۔ اسواسطے کہ وہ تکلیف و بے آرامی آپکے لیئے
عین راحت و لذت تھی۔ اور فرماتے تھے جو لطف
اور حلاوت سختی کی حالت میں حاصل ہوتی ہے
وہ راحت و عافیت میں ہرگز نہیں ملتی۔
حاصل کلام یہ کہ بموجب بشارت دہی حضرت
غوث الاعظم قدس سرہ کی حضرت کو صحت
حاصل ہوئی۔ اور ضعف جلد جاتا رہا۔ طبیبوں اور دوستوں
نے آپکو خبر خوشی کی سنائی۔ آنحضرت قدس سرہ نے
فرمایا۔ سبحان اللہ جو معاملات کہ حالتِ
مایوسی اور دردمندی میں حاصل تھے۔ وہ سبب
صحت کے سبب سے پوشیدہ ہوگئے۔ چونکہ آنحضرت
قدس سرہ کو ہمیشہ بموجب كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ
آناً فاناً معاملات جداگانہ و کیفیات روزانہ ترقی
پر تھیں اسواسطے کسی چیز کا جانا آپکے حق میں موجب نقصان
کا نہ تھا۔ کہ دوست کو دوست کے ساتھ آگ اور باغ برابر ہیں
اور میرے مخدوم زادے فرماتے ہیں کہ بارہویں تاریخ محرم سنہ ۱۰۳۴
ایکہزار چونتیس میں مجھسے فرمایا کہ چالیس اور پچاس
کی درمیان میں قبر ہوگا۔ سننے والونکو گماں ہوا کہ شاید
اسی ضعف میں آپکا وصال ہوگا کیونکہ ضعف رو
بصحت آیا۔ یہانتک کہ آپ واسطے نماز کے مسجد میں

غالباً یک ہفتہ بمسجد نماز گذاردہ باشند و
بتوسے عافیت نصیب شان گشت کہ متعلقان
را ازاں واقعہ کہ فرمودہ بودند کہ درمیان
چہل و پنجاہ روز مرا باید گذشت۔
ذہولے طاری شد و آں شہود را بر وقعہ
حمل مینمودند۔ و تاویلات و تعبیرات کردہ
تسلی خاطر خود میکردند۔
اما آنحضرت از روزِ حصول آں خطاب تعداد
ایام میکردند و منتظر نویدِ وصال میبودند۔
چنانچہ در شب پنجشنبہ بست و دوم صفر در
محضر اصحاب فرمودند کہ امروز ازاں معاملہ چہلم
روز است تا دریں دو روز چہ شود۔
مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ
نقل کردند کہ دریں ایام صحت فرمودند کہ ہر کمالے
کہ حصول آں در حق بشر متصور است
ممکن الحصول بطفیل آں سرور علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام
مرا نصیبے ازاں حاصل گشت۔ مخدوم زادگی میفرمودند
کہ ازیں سخن خاطر من بسیار پریشان شد کہ این سخن با کریمہ
اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا
می ماند مگر ایشاں ازیں عالم خواہند برد۔ ازیں خطرہ

جاتے اور نماز با جماعت ادا فرماتے۔ اسمیں ایک
ہفتہ گذر گیا۔ لوگوں کے خیال سے وہ فرمانا
چالیس اور پچاس کا جاتا رہا۔ اسکو اور واقعات پر
حمل کرتے تھے۔ تعبیرات اور تاویلات سے اپنے
دلوں کو اطمینان اور تسلی دیتے تھے۔
لیکن آنحضرت قدس سرہ الاقدس وصال کے دنکے
منتظر تھے اور ملاقات کے دنوں کو گنتے رہتے تھے
چنانچہ جمعرات کی رات بائیسویں صفر کو خدام سے
فرمایا۔ کہ آج کا دن اُس معاملہ کا چالیسواں دن
ہے۔ دیکھئے ان دو دن میں کیا ہوتا ہے۔
اور بھی مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ
نقل کرتے ہیں کہ انہیں ایام صحت میں آنحضرت
نے فرمایا جو کمال کہ انسانوں کے واسطے مخصوص اور ممکن
الحصول ہیں بطفیل جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے مجکو اُس سے حصہ حاصل ہوا
مخدوم زادہ اسکے سیر فرماتے ہیں کہ اس بات کے
سُننے سے میرا دل سخت پریشان ہوا۔
اور سمجھا میں کہ بمقتضائے آیہ کریمہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا
شاید اس عالم سے کوچ فرمائینگے۔ بلکہ اس خطرہ سے

بسیار وحشت و تفرقہ کشیدم و روز پنجشنبہ
بست و سوم صفر وقت عصر قباہا بصوفیان قسمت
میکردند۔ و در آن وقت فرجی تنہا پوشیدہ
بودند و درتہ قبائے فرجی قبائے دیگر برسبیل
معتاد نبود سردی دریافت و تپ گرفت و بانہ
صاحب فراش شدند۔

و عارف ربانی مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمہ ربہ نقل کردند کہ آنحضرت در این شب وقت تہجد
برخاستند و وضو ساختند۔ و نماز تہجد ایستادہ
گذاشتند۔ و فرمودند کہ این آخرین تہجد ماست
بخاطر فقیر می آید کہ بعد از بیماری صحت یافتہ باز
بیمار شدن و از عالم رفتن گویا در ہمین نیز اتباع آنسرور
کائنات علیہ و آلہ الصلوۃ و السلام نصیب ایشان
شد۔ زیرا کہ آنسرور علیہ الصلوۃ و السلام نیز از
مرض صحت یافتہ بودند۔ بفاصلہ قلیلہ باز بیمار
شدہ اند و در آن بیماری از عالم رفتہ۔

و عارف ربانی مخدوم زادگی شیخ محمد سعید و
و شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما نقل کردند کہ در این
ضعف بہ حافظ عبد الرشید فرمودند کہ دو
روپیہ را انگشت بجہت منقل بیار۔

بہت کچھ صدمہ و پریشانی کھینچا میں نے۔ یہاں تک کہ
جمعرات کے دن تئیسویں تاریخ صفر کو وقت عصر کے
قبائیں صوفیوں کو تقسیم فرماتے تھے۔ اُسوقت
آپ فقط فرجی پہنے ہوئے تھے جیسی کہ ہمیشہ
حسب عادت نیچے قبا کے فرجی پہنی تھے اُسوقت
قبا نتھی۔ سردی کی وجہ سے بخار آگیا اور آپ لیٹ گئے

میرے مخدوم زادہ عارف ربانی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمہ ربہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت اُس رات وقت
تہجد کے اُٹھے اور وضو کرکے نماز تہجد کھڑے
ہوکر پڑھی۔ اور فرمایا کہ یہ آخری تہجد ہماری ہے
بعد سُننے اس بات کے میرے دل میں آیا کہ بیماری سے
صحت پاکر پھر بیمار ہونا گویا اس عالم سے رحلت فرمانا تمام
اسلئے کہ اسمیں بھی پیروی جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی ہے۔ وہ بھی آنحضرت قدس سرہ
کو نصیب ہوا۔ چونکہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
بھی اسیطرح پہلے سے صحت پاکر چند روز بعد پھر بیمار
ہوکر اس عالم سے رحلت فرما ہوئے۔

میرے مخدوم زادہ عارف ربانی حضرت خواجہ
شیخ محمد سعید اور خواجہ شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما
نقل کرتے ہیں کہ اسی حالت ضعف میں حافظ
عبد الرشید سے فرمایا کہ دو روپیہ کے کوئلے

بعد ازاں فرمودند که یک روپیه را بیارند که واعظی
در دل بگوید که فرصت کجاست که انگشت دو روپیه
سوخته شود۔ شیخ حبیب خادم عرض کرد که حضرت سلامت
چوں ایام سرماست بکار خواهد آمد۔
فرمودند که ما صاحب طول امل دارد وقت کجاست
اما چنیں کنند چوں انگشت آوردند۔ انگشت
یک روپیه برائے خود جدا کردند۔ و فرمودند که اینقدر
برائے ما کفایت خواهد کرد۔
باقی اندروں دادند۔ و آں انگشت که برائے
خود جدا کرده بودند۔ در ساعت وصال ایشاں
با تمام رسیده دیگر انگشت نماند۔ دریں مرض انا ضعیف علوم و معارف
بر آنحضرت زیاده تر از حال صحت بوده۔
و مخدوم زاده‌هائے عالی منزلت در منصه ظهور
می آوردند۔ روزے بیان معارف و حقایق
میکردند۔ و بسیار سرگرم بودند چوں مقتضائے
ضعف ایں هم تکلم نبود۔ حضرت مخدوم زادگی
حضرت شیخ محمد سعید سلمه ربه عرض کردند که حضرت
سلامت ضعف شما تحمل ایں همه کلام نمیکند۔
معارف را تا وقت صحت توقف کنید۔ فرمودند
که وقت کجاست و فرصت کرا شاید که وقت
دیگر زبان یاری نکند و حضرت ایشاں در ضعف

انگیٹھی کے لاؤ۔ بعد اسکے ارشاد ہوا کہ ایک ہی روپیہ کے
لاؤ۔ اسواسطے کہ کوئی واعظ دلمیں کہتا ہے کہ اسقدر
فرصت کہاں ہے۔ جو دو روپیہ کے کوئلہ جلاؤ
شیخ حبیب خادم نے عرض کی حضرت سلامت یہ
سردی کا ہے کام آئینگے۔ اسپر فرمایا کہ ما صاحب
اسقدر درازی وقت در زندگی کی امید کہاں
مگر ایسا ہی کرو۔ جبکہ سب کوئلہ آگئی۔ انمیں سے ایک روپیہ
کی جدا فرمایا کہ اسقدر ہمارے واسطے کافی ہے۔
اور باقی ایک روپیہ کے زنان خانہ میں بھجوا دیے۔
اپنے واسطے جو ایک روپیہ کے جدا کئے تھے وہ وصال کے
وقت تک ختم ہو گئے۔ اس حالت مرض میں صحت
کی حالت سے زیادہ تر علوم اور معارف آنحضرت پر
ظاہر ہوئے کہ دونوں مخدوم زادہ عالی منزلت نے انہیں
ظاہر و ہویدا کیا۔ ایکروز معارف اور حقایق کے
بیان میں ایسے سرگرم تھے کہ ضعف اور ناتوانی کے
سبب سے طاقت گویائی کی نرہی۔ مخدوم زادہ
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ نے عرض کی کہ حضرت سلامت
ضعف آپکو بہت ہو گیا ہے۔ بیان معارف کو
صحت کے وقت تک موقوف کیجئے۔ ارشاد ہوا کہ
آئندہ وقت کہاں ہے۔ اور فرصت کسکو ہے۔
شاید دوسرے وقت زبان یاری نکرے۔ باوجود اس ضعف

ہمہ نمازہا را بے جماعت نگذارند الا ماشاء اللہ تعالیٰ
وقومہ وجلسہ نماز ترک نفرمودند۔ وادعیہ و اوراد
بر سبیل معتاد میخواندند۔ و ہیچ دقیقہ از دقائق
شریعت و ہیچ ادب از آداب اعمال
فرو گذاشت نکردند۔

و سر مو در رعایت جزئیات دقیقہ ملت
بیضا از حال صحت تفاوت نبودہ۔

و در آخر شب سہ شنبہ کہ روز وصال ایشاں
بود۔ فرمودند امشب لیل اشتیاق بوصال حق
جل و علی را ایں عبارت گفتند۔ واشارت
بہ تعیین روز وصال کردند۔ و بخدمہ حضور کہ بجا آ
وری ایشاں میکردند۔ دراں شب فرمودند
کہ شما بسیار محنت کشیدید۔ ہمیں محنت امشب
و آخر از ضعف استغراق و فرفتگی بر ایشاں
غالب شدہ بود۔

دراں وقت عارف ربانی مخدوم زادگی حضرت
شیخ محمد سعید سلمہ بہ عرض کردند کہ حضرت سلامت
ایں غیبت شما از استغراق است یا از خواب
فرمودند کہ از استغراق است بعضے معاملات
دقائق درمیان است۔
توجہ میکنم تا کماہو کشوف شود۔ و با تمام رسد

اور نا توانی کی کوئی نماز آنحضرت قدس سرہ نے بدون جماعت
کی نہ پڑھی۔ الا ماشاء اللہ جیسا کیا ہے قومہ اور
جلسہ ادا فرماتے تھے۔ بلکہ دعا اور وظیفہ مقرر تھا
سب ادا فرماتے تھے۔ اور کوئی دقیقہ دقائق شریعت
سے اور کوئی آداب اعمال سے ترک نفرمایا۔
اصلا سر مو حالت صحت سے کسی جزئیات شریعت میں کسی
طرح کا فرق نہوا۔ آخر رات منگل ہی کہ دن وصال
آنحضرت قدس سرہ کا تہا فرمایا امشب لیل
یعنی صبح ہوای رات اشتیاق وصال حق
جل و علی میں ساتہ اِس عبارت بالا کے گویا ہوئے
اور روز وصال کا مقرر فرمایا۔ جو خدام بجا آوری
اور خدمتگذاری کیے واسطے حضور میں حاضر تھے
اُنسے اُس رات میں فرمایا کہ تمنے بہت محنت
اوٹہائی اب یہی رات محنت کی ہے۔
اسکے بعد بسبب ضعف کے استغراق اور بیہوشی
آپ پر طاری ہوئی۔ اُسوقت عارف ربانی
میرے مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے
عرض کی کہ حضرت سلامت یہ غیبت آپکو استغراق
سے ہے یا خواب سے۔
ارشاد ہوا کہ استغراق سے ہے بعض معاملات
اور حقائق درپیش ہیں۔ اسلئے توجہ کرتا ہوں

وآں معاملات را بایشاں بیان فرمودند
وآں معارف از غوامض اسرار بودہ و اکثر اوقات
دریں مرض وصایا میفرمودند و تحریض بمتابعت
سنت سنیہ و التزام ملت رضیہ میکردند و میفرمودند
کہ شریعت را بدندان خود خواہید گرفت۔
و نیز فرمودند کہ اَلنَّصِیْحَۃُ ھِیَ الدِّیْنُ
صاحب شریعت ہیچ دقیقہ را از دقائق
نصح فروگذاشتہ۔
و نیز فرمودند کہ تجہیز و تکفین مراعات اتباع
نبوی عَلٰی مُصْدِرِھَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ
رعایت حدود شرعیہ بجا خواہید آورد و قبل
ازیں عصمت پناہ فرمودہ بودند کہ چناں معلوم شدہ
کہ ارتحال من پیش از تو خواہد شد۔
باید کہ از اسباغ مہر کفن من بسازی۔
و نیز وصیت فرمودند کہ قبر مرا در جائے گمنام خواہید
ساخت۔ مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ
ربہ عرض کردند کہ حضرت سلامت قبل ازیں
شما فرمودہ بودند کہ قبر من در گنبد فرزندی
محمد صادق خواہد شد۔
وآں موضع را تعین فرمودہ بودند شرافت
و برکت و انوار آنجا را بایان نمودہ بودند۔

تاکہ ظاہر ہو جائیں اور اختتام کو پہنچیں اور ان
معاملات کو انہی بیان فرمایا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی اسرار
کی باریکیاں تھیں۔ اس بیماری میں اکثر اوقات
وصیت بھی فرماتے تھے اور اتباع شریعت بلند اور التزام
ملت پسند کی رغبت دلاتے تھے۔ اور فرماتے تھے
کہ شریعت کو دانتوں سے پکڑو۔
اور یہ بھی اس وقت ارشاد ہوا اَلنَّصِیْحَۃُ ھِیَ
الدِّیْنُ یعنی نصیحت ہی دین ہے۔ صاحب شریعت نے
کوئی باریکی نصیحت کی نہیں چھوڑی ہے۔
اور یہ بھی فرمایا کہ میری تجہیز و تکفین میں اتباع نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم اور رعایت حد شروع کی بجا لانا
اس سے پہلے حضرت عصمت پناہ سے فرمایا تھا۔
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں تمہارے پاس سے
عنقریب رحلت کرونگا۔ اپنے مہر کے روپیہ
سے میرا کفن تیار کرانا۔ اور یہ بھی وصیت فرمائی
کہ گمنام جگہ میں میری قبر بنانا۔ اس پر میرے
مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے عرض کی
کہ حضرت سلامت آپ نے اس سے پہلے
فرمایا تھا۔ کہ ہماری قبر گنبد میں فرزند محمد صادق
کی ہوگی اور جگہ قبر کی بھی آپ نے معین فرما دی تھی
اور شرافت و برکت و انوار اس جگہ کی بیان کی تھی

امتحان چنین سفر نانموده بلکه گفته بودم۔ اما الحال
شوق من چنین بسیار است۔ واگر چنین نکنند نزدیک
والد بزرگوار نگهدارند۔ واگر این هم نباشد در باغ
نگاهدارند و قبر مرا خام گذارند و پخته نکنند۔ چون
مخدوم زادگی دریں امور ایستادگی کردند۔
فرمودند که شما مختار ید بصلاح شما گذاشتم۔ و قبل وقت
آخر فرمودند که استنجا میکنم اگر طشت بیارند
اتفاقاً مولانا محمد ہاشم خادم طشت معهود که ریگ
دروی انداخته بودند نیاوردند ظرف بے ریگ آوردند
فرمودند که دریں ظرف قطرات خواهند جست
همان طشت بیارند چون قرب وصال ایشان
معلوم هیچکس نبود وی عرض کرد که میخواهم
که قاروره به حکیم بنمائیم۔ فرمودند که مرا بردارید
که من بول میکنم۔
برداشتند بر فراش بر نشاندند۔
درینجا میدانید بخاطر فاتر میرسد که چون ایشان
با طهارت نماز فجر بودند۔
و معلوم ایشان بود که وقت ارتحال نزدیک
تر است۔ میخواستند که سبب طهارت
وصال فرمایند۔
که فضائل مقبور شدن بطهارت بسیار آمده است

آپ ایسا فرماتے ہیں۔ فرمایا ہاں میں کہا تھا
لیکن اس وقت مجھے یہی شوق ہے۔ اگر تمکو یہ منظور نہو
تو قبر میری والد بزرگوار کے دفن کیجیو۔
اور اگر یہ بات بھی منظور نہ ہو۔ تو باغ میں دفن کیجیو
اور قبر میری کچی رکھنا۔ پختہ نہ بنانا۔ جبکہ مخدوم زادہ
نے بہت کچھ اصرار کیا۔ تو فرمایا کہ تمہاری رائے پر
چھوڑا میں نے جو مناسب ہو کیجیو۔ رحلت سے پہلے
فرمایا کہ میں استنجا کرونگا اگر طشت لاؤ
اتفاقاً مولانا محمد ہاشم آپکے خادم طشت بغیر
ریت کا لائے جسمیں ریت تھا اُس طشت کو نہ لائے
فرمایا کہ اس طشت میں قطرے اڑینگے۔
ریت والا لاؤ۔ چونکہ کسیکو گمان آپکے قرب وصال
کا تھا عرض کیا کہ قارورہ حکیم کو دکھائینگے
فرمایا کہ مجھکو اُٹھاؤ اب میں پیشاب کرونگا
پس لوگوں نے اُٹھا کر بستر پر بٹھا دیا۔
اس جگہ مؤلف لکھتا ہے کہ اسوقت جو بات
میرے خیال میں آئی وہ یہ کہ آنحضرت نماز فجر کے
با طہارت تھے۔ اور یہ آپکو معلوم تھا کہ وقت
رحلت کا بہت قریب ہے۔ چاہا آپنے کہ مع
طہارت کے رحلت فرمائیں۔ اس واسطے کہ طہارت کے
ساتھ رحلت کرنے میں بہت سے فضائل ہیں۔

آنکه فرمودند که قطرات خ احمد حسب اشاره حدیث
اِسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ
عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ
کردند ایماء و تسبیح بر محفوظ گشتن خود از آں
نمودند۔ دیگر آنکه چوں مذکور حکیم ظاہر شد از آں
اعراض فرمودند۔ بحدیکه ترک بول کردند۔

چوں عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ
سرعت نفس ایشان مطالعہ نمودند۔
بانفس عرض نمودند که حضرت سلامت طبیعت
شما چون است۔ فرمودند که ما خوبیم۔ ایشان گفتند
حضرتم کدام خوبیست که شما را باین حال می بینم
فرمودند که آن دو رکعت نماز ما را کافیست مولانا
محمد ہاشم خادم نقل کرده که فرمودند دو رکعت نماز
کہ کردیم کافیست و لفظ آں نفرمودند۔ این آخرین
تکلم حضرت ایشان ست بثبوت رسیده که
آخرین تکلم جمیع انبیاء درباره نماز بوده۔ ایشان گویا
اتباع انبیاء علیهم الصلوة والتسلیمات نمودند
بعد از لحظه جان گرامی از جسد شریف آنحضرت مفارقت
نمود۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

و در وقت وصال مضطجع بر یمین خود بودند۔ و کف
دست راست در زیر رخساره راست نهاده بودند

اور یہ جو فرمایا کہ چہینٹیں آگیئں یہ بیان اشارہ حدیث شریف
کیطرف تہا۔ وہ حدیث یہ ہے اِسْتَنْزِهُوا مِنَ
الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ
یعنی بچو پیشاب کے قطروں سے اسواسطے کہ اکثر قبر کا
عذاب اسکی سبب سے ہوتا ہی۔ دوسرے حکیم کا جو ذکر آیا
اُس سے اعراض فرمایا۔ یہانتک کہ پیشاب کرنا ترک کیا
جبکہ عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے
آنحضرت کا سانس زیادہ چلتا ہوا پایا۔ بیقرار ہو کر عرض کیا
کہ حضرت سلامت آپکے مزاج کا حال کیسا ہے۔
فرمایا کہ میں بہت اچھا ہوں۔ اُنہوں نے عرض کیا
کہ آپکو اس حالمیں دیکھتا ہوں سو کونسی خوبی ہے۔
فرمایا وہ دو رکعت نماز ہمکو کافی ہے۔ اور مولانا
محمد ہاشم آپکے خادم نقل کرتے ہیں کہ فرمایا یہ دو رکعت
نماز جو پڑہیں ہمنے کافی ہیں۔ لفظ آں کا نفرمایا۔
یہ آخری گفتگو حضرت کی تہی۔ یہ بات ثابت ہے کہ آخری
کلام تمام انبیا کا نماز کے بابت ہی۔ گویا آنحضرت
قدس سرہ نے بہی انبیا علیہم السلام کا اتباع کیا۔
بعد ایک لحظہ کے جان گرامی آپکے جسم مبارک سے
علیحدہ ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور آپکی وصال
کیوقت یہ کیفیت تہی کہ داہنے ہاتہ کی ہتیلی سیدہے
رخسارہ کے نیچے تہی۔ گویا کہ قبلہ رو بطریقہ سنت

واستقبال قبله داشتند بطرزیکه سنت است
وآن روز سه شنبه بود۔ اول وقت صبح بست و نهم
شهر صفر سنه ۱۲۳۴ یکهزاری چهارم و عمر شریف ایشان
موافق سنه شریف نبوی بود علیه الصلوة والسلام
گویا این دقیقه اتباع را نیز فروگذاشت نکردند و بسه روز
از تاریخ وصال آن سرور علیه الصلوة والسلام پیشتر ارتحال
فرمودند

چه بر قول اکثر علما آن سرور علیه الصلوة والسلام دوم
ربیع الاول ارتحال فرموده اند و ایشان بست و نهم
صفر و بست و نهم هلال ربیع الاول نمودار گشت۔
پس باین حساب سه روز پیش از پیغمبر خود علیه الصلوة والسلام
از عالم رفتند۔
گویا رعایت ادب کردند نسبت آن سرور علیه الصلوة والسلام
تا در جمیع امور برابری لازم نیاید۔ و بگمان قاصر این حقیر
ایام بیماری ایشان بعدد سالهای عمر ایشان بود۔
بحکم حدیث حمی یوم کفارة سنة
مرض هر روز را کفاره هر سال ایشان گردانیدند
اکنون کرامات بعد وصال حضرت ایشان نقل کنیم
این حقیر در وقت غسل ایشان حاضر بود وقتیکه
خواستند که بهیئت غسل جامه های ایشان بر آرند دیدیم که دستها بر
ناف بسته اند۔

خواب استراحت فرما رہے تھے سنہ ۱۲۳۴ ایکہزار دو سو
چونتیس ہجری تاریخ انتیسویں ۲۹ صفر کو منگل کے دن چاشت
کیوقت رحلت فرما ہوئی۔ عمر شریف آپکی موافق
سنہ شریف جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہوئی۔ گویا کہ کوئی دقیقہ اتباع کا نہ چھوڑا۔
لیکن بسبب رعایت ادب کے تاکہ جمیع امور میں برابری
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی لازم نہ آئے
تین دن پہلے تاریخ وصال جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم سے انتقال فرمایا۔ باین حساب کہ
تاریخ انتیس ۲۹ کو ہلال ماہ ربیع الاول کا دیکھا گیا۔
اور دوسری تاریخ ربیع الاول کو حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم اس جہان سے رحلت فرما ہوئے۔
اور آنحضرت قدس سرہ الاقدس انتیسویں ۲۹ صفر کو
رحلت گزیں ہوئے۔ گمان قاصر میں اس حقیر کے
زمانہ بیماری آنحضرت کا سالہا عمر کے برابر تھا۔
بموجب حدیث شریف حمی یوم کفارة سنة
یعنی ایکروز کا بخار ایک سال کا کفارہ ہے
اب یہاں سے وہ کرامتیں جو بعد وصال آنحضرت کے
ظاہر ہوئیں نقل کرتا ہوں۔ کہ غسل دینے کے وقت
آنحضرت کے یہ حقیر موجود تھا جس وقت غسل دینے واسطے
کپڑے اتارے دیکھا سینے کہ دونوں ہاتھوں کو

وابہام بخنصر حلقہ دادہ چنانکہ در نماز مستحب است۔
و پیش ازیں بعد ارتحال حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد سعید
سلمہ ربہ دستہا و پاہای ایشاں را دراز کردہ بودند
چنانکہ متعارف ہست۔
چوں دریں وقت قبض یدین مشاہدہ کردند حضار را
بسیار تعجب روی نمودہ۔ و این قبض یدین از اعظم خوارق
و اعجب کرامات ہست کہ از حضرت ایشاں بظہور رسیدہ
و چوں جامہا فرود آوردند۔ و بر سریر غسل مستلقی
کردند۔ در آں حال کہ پای مبارک ایشاں بجانب
مغرب کردہ بودند۔ و سر مبارک بجانب مشرق بر طریق
مسنون ہست۔ چنانکہ در روضۃ الاحباب و غیر آں از
کتب فقہ و سیر مبین است۔ دیدیم کہ تبسم فرمودند تا آنکہ
غسل بودند تبسم داشتند تعجب حاضراں زیادہ تر شد
بعد ازاں ایشاں را وضو دادند و دستہای مبارک ایشاں را
باز دراز کردند و راست ساختند۔
و بر یسار مضطجع گردانیدند و غسل طرف یمین کردند۔
چوں بر جانب یمین مضطجع ساختند باز دست راست
بر دست چپ بستند۔ و چوں مضطجع بجانب یسار بود باید
دست راست بر دست چپ نمی ایستاد و می افتاد۔ اما ایشاں
بانقباض و قوت قبض کردہ بودند کہ نہ افتاد۔
حالانکہ اعضای شریف ایشاں از موم ہم نرم تر بود

آپنے ناف پر باندھے ہوئے ہیں۔ اور انگوٹھے کو ساتھ چھنگلیا کے
حلقہ کئے ہوئے ہیں جیسے کہ نماز میں مستحب ہے۔ باوجودیکہ
رحلت فرمانے کے بعد حضرت مخدوم زادہ شیخ محمد سعید سلمہ ربہ
نے آپکے ہاتھوں اور پاؤں کو دراز کر دیا تھا۔
جیساکہ دستور ہے جسوقت کہ دونوں ہاتھ آنحضرت
قدس سرہ الاقدس کے ناف پر بندھے ہوئے دیکھے۔
حاضرین کو نہایت ہی تعجب ہوا۔ کہ یہ عجیب کرامت
حضرت سے ظاہر ہوئی۔ اور جب لباس مبارک جسد سے
اتارا اور تختہ پر لٹایا تو دیکھا۔ کہ بطریقہ مسنون
پای مبارک جانب مغرب اور فرق مقدس بطرف
مشرق خود بخود ہے جیساکہ روضۃ الاحباب وغیرہ کتب فقہ
اور سیر سے ظاہر ہے۔ دیکھا ہم نے کہ آپ مسکرا رہے ہیں
اور غسل دینے کے وقت تک مسکراتے رہے حاضرین کو اس بات سے
اور زیادہ تعجب ہوا۔ جسوقت آپکو وضو کرا چکے۔
دونوں ہاتھوں کو سیدھا پھیلا دیا۔ اور الٹی کروٹ
آپکو کر کے سیدھی جانب نہلایا۔ اور جب سیدھی
طرف کو لٹایا آپنے سیدھے ہاتھ کو الٹے پر باندھ لیا۔
حالانکہ قاعدہ ہے کہ جب سیدھی طرف لٹائیں سیدھا ہاتھ
الٹے پر ہرگز نہیں ٹھہرتا ہے۔ اور گر پڑتا ہے۔ مگر آپنے
گویا اپنے اختیار اور قوت سے پکڑ لیا تھا کہ نہ گرا۔
حالانکہ اعضائے شریف آپکے موم سے بھی زیادہ تر نرم تھے۔

چوں از غسل ایشاں را حاجت تکفین از غسل آوردند
دستہا دراز کردند چنانچہ می دیدند۔ کہ دستہا بسیار
باہم مے آمدند تا آنکہ بر بند دست چپ بر راست یعنی زیر ناف
قبض کردند۔ و خنصر را بابہام حلقہ دادند چنانکہ در
نماز سنت است۔ غوغا از حضار برخاست عارف
ربانی مخدوم زادگی شیخ محمد سعید سلمہ ربہ فرمودند
کہ چوں مرضی ایشاں این است بگذارید بصدق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كما تعيشون تموتون ذالك
فضل الله يؤتيه من يشاء
والله ذو الفضل العظيم ط

وایشاں را بسہ جامہ سفید تکفین نمودند۔ لفافہ
و قمیص و ازار و چاک قمیص از دو طرف منکبین کردہ بودند چنانکہ
از روی روایت مفتیٰ بہ است۔ ایشاں را عمامہ ندادند
چہ باتفاق جمیع محدثاں و فقہا بر آں رفتہ کہ آں سرور
صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ ندادہ اند و کذا حضرت ابوبکر
را رضی اللہ تعالیٰ عنہ چنانچہ از صحاح و اصول مستفاد است
و در جامع الرموز از زاہدی نقل کردہ کہ اصح آنست
کہ عمامہ در کفن مکروہ است۔
و عبارت امام ابن ہمام در شرح ہدایہ نیز مشعر بر ہمین معنی
است۔

جبکہ آنحضرت کی لاشہ مبارک و مقدس کو غسل دینے کے بعد
واسطے کفن پہنانے کے لائے اور ہاتوں کو پھیلایا۔
حاضرین دیکھ رہے تھے کہ دست مبارک پھر باہم آگئے۔
یہانتک کہ اُلٹے ہاتھ کے پہنچے پر داہنے ہاتھ کو ناف
کے نیچے باندھ لیا۔ اور چھنگلیا کو انگوٹھے کے ساتھ حلقہ کیا۔
جیسا کہ نماز میں مستحب ہے۔ حاضرین نے یہ عجیب آئین
دیکھکر شور و غل مچایا۔ اسوقت میر مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے فرمایا کہ مرضی حضرت کی یہی ہے
اسیطرح چھوڑ دو۔ سچ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے۔ یعنی جسطرح زندگی بسر کرتے ہیں اسیطرح
مرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالے کا فضل ہے جسکو چاہے دیوے
اور اللہ صاحب فضل بڑا ہے۔
اور آنحضرت قدس سرہ کو تین سفید کپڑے کا کفن دیا۔ ایک لفافہ
دوسرا قمیص تیسرا ازار۔ اور چاک قمیص کا دونوں طرف
مونڈہوں کے کیا تھا جیسا کہ روایت مفتی بہ ہے۔ نماز
اور آپکے سر مبارک پر عمامہ نہیں باندھا۔ اس لئے کہ تمام
محدثین اور فقہا کا اتفاق ہے۔ کہ جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو عمامہ نہیں دیا تھا۔ اور نہ حضرت
امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو۔
جیسا کہ صحاح اور اصول سے مستفاد ہے۔ اور جامع الرموز
میں زاہدی سے نقل کیا ہے۔ کہ صحیح تر قول یہی ہے

چنانکہ گفتہ وَلَیْسَ فِی الْکَفَنِ عِمَامَۃٌ
عِنْدَنَا وَاسْتَحْسَنَ الْبَعْضُ و
سید شریف جرجانی وغیرہ از شراح سراجی نیز تاکید بعض
عمامہ نمودہ اند۔ ونیز حدیث اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی
وِتْرٌ وَیُحِبُّ الْوِتْرَ مقوی آنست۔ آنچہ بعضی
از متاخراں استحسان عمامہ کردہ اند بر طریق صحت
اطلاق آں روایت تقدیر آں بود نہ کہ مآل آں بدعت
حسنہ است۔ چنانکہ قول ایشاں وَاسْتَحْسَنَ
الْاِسْتِصْنَاعَ مؤید ایں معنی است کہ استصناع
بقول ہیچ کس مستحب نیست فَکَذَا ھٰذَا اِنَّ
الْحَسَنَ مَا یُقَابِلُ الْقَبِیْحَ وَھُوَ یَحْتَمِلُ الْمُبَاحَ
اَیْضًا فَیُحْمَلُ عَلَیْہِ تَطْبِیْقًا۔

وامام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی در احیاء العلوم فرمود
کہ از مبتدعات امور آنست کہ عمل سنت را بہ تقابل
اہل عصر متروک میسازند۔
و آں قبیح است۔
چہ ممکن نیست افضل عمل اہل عصر بر عمل آنسرور و اہل عصر
آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم کہ آں خیر القرون است
و ایں شر القرون۔
و بسط ایں سخن بایں رسالہ گنجائش ندارد۔
اگر خطائے مانند باشد باجا رجوع نمائید۔

کہ عمامہ کفن میں دینا مکروہ ہے۔ اور عبارت امام ابن ہمام کی
شرح ہدایہ میں بھی اس معنی پر دال ہے جیسا کہ کہا ہے
یعنی ہمارے نزدیک کفن میں عمامہ دینا جائز نہیں۔
بعضوں نے بہتر جانا ہے۔

اور سید شریف جرجانی وغیرہ شارح سراجی نے بھی بعضے
عمامہ میں تاکید کی ہے۔ اور یہ حدیث بھی۔
یعنی اللہ تعالیٰ وتر و طاق ہے۔ اور دوست رکھتا ہے
طاق کو۔ اس امر کی تقویت کرتی ہے۔ اور بعض متاخرین
نے عمامہ کو مستحسن کہا ہے۔ در صورت صحیح ہونے
اس روایت کی مآل اسکا بدعت حسنہ ہوگا جیسا کہ
انہوں نے کہا ہے یعنی کیا اچھی ہے طلب
صنعت کی۔ اور استصناع کسیکے نزدیک
مستحب نہیں ہے جیسے کہ حسن وہ ہے جو مقابل ہو
قبیح کا اور وہ احتمال رکھتا ہے مباح کا۔

اور امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ بدعات امور سے
وہ امر ہے کہ مقابل عمل اہل عصر کے عمل سنت کو
چھوڑ دیتے ہیں یہ قبیح ہے۔ اسواسطے کہ عمل اہل اس عصر کا
عمل سرور عالم اور اہل عصر سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم سے کسیطرح بہتر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خیر القرون وہ ہے
اور یہ شر القرون ہے۔ اور اس کلام کی تفصیل اس رسالہ میں گنجائش نہیں رکھتی

که آنجا روضه‌ای از ریاض جنت می یابم بے آنجا بنا کردند چنانچه تفصیل این معنی در مکتوبے از مکاتیب به تفصیل نوشته‌اند۔

واین اخبار و وقوع بر طبق آن از خوارق عادات آنحضرت قدس سره الاقدس۔

و قبر ایشان را قدر شبر بلند ساخته مسنّم کردند و روز وصال ایشان اطراف آسمان بغایت سرخ شده بود۔

گفته اند که سرخی آسمان گریه است۔ بر دوستان حق جل و علا کما فی شرح الصدور

وَبَلَغَ اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ يَبْكِيَانِ عَلَى الْمُؤْمِنِ وَفِيْهِ اَيْضًا وَبُكَاءُ السَّمَاءِ حُمْرَةُ اَطْرَافِهَا وَفِيْهِ اَيْضًا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ يُقَالُ هٰذِهِ الْحُمْرَةُ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِي السَّمَاءِ بُكَاءُ السَّمَاءِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

و بعد از ارتحال ایشان به چهار روز صلاح آثار شیخ پیر محمد سلطانپوری که از مریدان ایشان است نقل کرده که شب متوجه بودم که حضرت ایشان را در واقعه ببینم۔ اتفاقاً شب بسر شد۔ روز دیگر وقت پیشین در مسجد ایشان به نماز آمدم۔

چونکہ آنحضرت قدس سرہ فرماتے تھے کہ میری قبر مقام آپکے فرزند کی قبر کے کرنا۔ اسواسطے کہ اس جگہ ایک روضہ باغ جنت سے پاتا ہوں۔ چنانچہ اسکی تفصیل مکتوبات شریف کی ایک مکتوب میں تحریر فرمائی ہے۔

اور اس معاملہ کی اطلاع دینا اور اسیطرح معاملہ کا واقع ہونا آنحضرت قدس سرہ کی کرامتوں میں سے ہے۔ اور قبر آپکی بقدر ایک بالشت بلند شتر کی کوہان کی شکل بنائی اور آپکے وصال کے دن کنارے آسمان کے نہایت سرخ ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ سرخ ہونا آسمان کا رونا اُسکا ہے دوستان حق جل و علا پر جیسا کہ شرح الصدور میں ہے۔ یعنی پہنچی یہ بات کہ آسمان اور زمین مومن پر روتے ہیں واسطے ایمان دار کے۔ اور بیچ اُس شرح میں ہے کہ آسمان کا رونا کیا ہے اُسکے کناروں کا سرخ ہونا ہے۔ اور اُسی شرح میں حضرت سفیان ثوری سے منقول ہے۔ کہ وہ فرماتے تھے کہ یہ سرخی آسمان میں اس جہت سے ہے کہ وہ ایماندار کے مرنے سے روتا ہے اور آپکے رحلت فرمانے سے چار روز بعد شیخ محمد سلطان پوری کہ وہ مرید آنحضرت قدس سرہ کے ہیں نقل کرتے ہیں کہ رات کو منتظر تھا میں کہ آنحضرت قدس سرہ کو خواب میں دیکھوں اتفاقاً رات تمام ہو گئی۔ دوسرے روز ظہر کے وقت مسجد میں آنحضرت کی واسطے نماز کے آیا میں

مؤذن اقامت گفت و مردم بہت نماز ایستادہ شدند
و عارف ربانی مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمہ ربہ امام بودند۔
و من در پس ایشاں ایستادم بچشم سر دیدم۔
کہ حضرت ایشاں برابر من ایستادہ از دست مرا
گرفتند۔ و بخود متصل ساختند۔
تا فاصلہ درمیاں نماند۔
و تا آخر نماز ایشاں را میدیدم فرجی شالی زرد پوشیدہ بودند
و سمی در پا داشتند۔
و من تحقیق در نظر کردم کہ مبادا از وہم باشد۔
دیدم کہ شخص بے ریب و شک ایشاں اند۔
و وقتی کہ سلام دادیم دیدیم کہ ہیچکس نیست۔
چوں شیخ محمد این سخن تمام کرد عارف ربانی مخدوم زادگی
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ فرمودند کہ من ہم ازیں قبیل
چیزے دیدہ ام امشب در حجرہ جماعت خانہ بودم۔
ناگاہ سحرگاہ دیدم کہ حضرت ایشاں از راہ در
در آمدند۔
و بر بستر من نشستند۔ و مرا در بر گرفتند
و بسینہ بر سینہ متصل ساختند۔
فی الحال از نظر من غائب شدند۔
و شیخ عبد العلیم بن حقائق آگاہ مرحوم شیخ احمد برکی

مؤذن نے تکبیر پڑھی اور آدمی واسطے نماز کے کھڑے
ہوئے۔ اور عارف ربانی میرے مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ امام تھے اور میں انکے پیچھے
کھڑا ہوا۔ اسوقت میں نے اپنی ان آنکھوں سے دیکھا
کہ آنحضرت قدس سرہ میرے برابر کھڑے ہیں
اور اپنے دست مبارک سے مجھکو پکڑ کر اپنے قریب
کر لیا۔ تاکہ فاصلہ درمیان میں نہ رہے۔ آخر نماز
آپکو دیکھا میں نے اور آپ زرد شالی فرجی پہنے ہوئے تھے
اور آپکے پاے مبارک میں موزے تھے۔ اسوقت میں نے
بغور دیکھا کہ شاید وہم و خیال ہو۔ معلوم ہوا کہ بے
ریب بلاشک آنحضرت قدس سرہ ہیں
جب نماز ختم ہوئی تو آپکو نہ پایا۔ جب یہ بات شیخ محمد نے
بیان کی اسکے بعد عارف ربانی میرے مخدوم زادہ
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے فرمایا کہ میں نے بھی اسی طرح کا
واقعہ دیکھا ہے۔ آجکی رات میں جماعت خانہ کے
حجرہ میں تھا صبح کیوقت دیکھا میں نے کہ آنحضرت
قدس سرہ دروازہ سے تشریف لاکر میرے
بستر پر رونق افروز ہوتے۔ اور مجھکو اپنے سینہ
مبارک سے لگایا۔ پھر آپکا عجب طاری ہوا۔
کہ فوراً نظر سے غائب ہوگئے۔
اور شیخ عبد العلیم فرزند حقائق آگاہ شیخ احمد برکی کے

نقل کردہ کہ فیروز خاں برکی در حضور حضرت مخدوم زادہ
آمدہ۔ نقل کرد کہ پسرش بیمار بود در آں بیماری نزدیک
اومی شد۔ و اومی گفت شنیدیم کہ تو حضرت ایشاں را
دیدہ بودی۔ صورت مبارک ایشاں ہیچ بیاد تو
ماندہ ہست۔ گفت حلیہ مبارک و ریش شریف ایشاں
در نظر من ہست۔
گفتم پس ہمیں را در نظر دار۔ تا وسواس برطرف شود
و بطفیل حفظِ صورت ایشاں حق عزّ اسمائہ صحت بخشد
ناگاہ خفتیش در ربود گفت می بینم کہ حضرت ایشاں
حاضر اند۔ و میفرمایند کہ با با بخدا رسیدیم
و در بہشت در آمدیم۔
اوّل پائے راست در بہشت در آوردیم۔
بعد ازاں سر و بعد ازاں پائے چپ در آوردیم
و قدم خدا گرفتم۔
گفتم کہ حضرت سلامت مرا نیز بخدا برساں۔
تا قدم او بگیرم۔ فرمودند کہ ہنوز وقت تو و وقت فرزندان
من نرسیدہ ہست۔
چوں از خواب بیدار آمد صحت یافتہ بود و ہیچ اثرے از ضعف
و وسواس نماندہ۔
و بعد از دہ روز ازیں واقعہ خبر رسید کہ حضرت ایشاں
از عالم رفتند۔ و مارا با بی حضرت مخدوم زادگی

نقل کرتے ہیں کہ فیروز خاں برکی نے حضور میں
حضرت مخدوم زادہ کو نقل کی کہ لڑکا میرا بیمار تھا
اور شدائد بیماری سے تڑپتا تھا۔ میں نے اُس سے
دریافت کیا۔ کہ تو نے آنحضرت قدس سرہ کو
دیکھا تھا۔ اب صورت مبارک آپکی کچھ یاد ہے۔
اُسنے کہا کہ حلیہ مبارک اور داڑھی شریف آپکی میرے
نظر میں ہے۔ پس کہا میں نے کہ اسکو نظر میں رکھ
یہانتک کہ وسواس دور ہوں۔ اور آپکے طفیل سے
حضرت حق سبحانہ عزّ اسمہٗ صحت بخشیگا۔ یکایک اُسکو
نیند آگئی۔ لڑکا دیکھتا ہوں میں کہ آنحضرت قدس سرہٗ
موجود ہیں اور فرماتے ہیں کہ بابا خدا کے پاس پہنچا میں
اور بہشت میں آیا میں۔ اوّل سیدھے پاؤں کو بہشت
میں رکھا میں نے۔ اسکے بعد سر کو۔ اور بعد اسکے اُلٹا پاؤں میں نے
رکھا۔ حاصل یہ کہ بہشت میں آیا میں اور خدا کے قدم کو
پکڑ لیا میں نے۔ کہا میں نے کہ حضرت سلامت مجکو بھی خدا تک
پہنچائیے۔ تا کہ میں بھی خدا کے قدم کو پکڑ لوں
فرمایا ابھی تیرا اور میرے فرزندوں کا وقت نہیں آیا ہے
جب کہ میں خواب سے بیدار ہوا۔ اپنے کو صحیح و سالم پایا
اور کوئی اثر وسواس کا مجھ میں نہ رہا۔ بعد دس روز کے
یہ خبر پہنچی کہ حضرت قدس سرہ الاقدس اس عالم سے
رحلت فرما ہوئے۔ میرے مخدوم زادہ عارف بانی

شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ فرمودند۔
کہ من حضرت ایشاں را در واقعہ دیدم۔ پرسیدم
کہ حضرت سلامت از سوال منکر نکیر چوں گذشت
فرمودند۔ کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بکمال رحمت من
فرمودند۔ کہ اگر تو اذن کنی ایں دو فرشتے در قبر
بیایند۔ و بر قع پائے تو لحظہ بپسند۔
عرض کردم کہ الٰہی ایں دو فرشتے در حضرت تو بیایند و
از درش نیایند۔ ایزد متعال نہایت رافت خود را
شامل حال من کرد۔ و ایشاں را پیش من نفرستاد
پرسیدم کہ حضرت سلامت از ضغطہ قبر چہ گذشت
فرمودند کہ شد اما اقل قلیل۔ و ما محمد ہاشم خادم
استاد است میگوید کہ ایشاں را بر سبیل تواضع
میفرمایند الا ضغطہ نشدہ است۔
و فقیر حقیر بدرالدین عفی عنہ بعد از ارتحال ایشاں
پنج شش روز واقعہ دید کہ گویا در راہے میگذرم
و شیخ فرید فاروقی در حضور از حضرت ایشاں پرسیدم
گفت کہ در خلوت خانہ نشستہ اند۔
و بہ عرفان پناہ ارشاد دستگاہ مرزا حسام الدین احمد
کتابت می نویسند۔
فقیر در رسید و دیدم کہ مینویسند
کتابت را مطالعہ کردم۔

حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضرت
قدس سرہ الاقدس کو خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا میں نے
کہ حضرت سلامت سوال منکر نکیر کا کیونکر گذرا۔ فرمایا
کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے مجھ سے بکمال عنایت
فرمایا۔ کہ اگر تو اجازت دے تو یہ دو فرشتے تیری قبر میں
آویں اور تیرے قدموں سے لپٹیں یعنی قدم بوسی کریں
عرض کیا میں نے کہ الٰہی یہ دونوں تیری ہی بارگاہ قدس کے
دروازہ پر رہیں یہاں نہ آویں۔ اللہ برتر نے نہایت
مہربانی میرے حال پر فرمائی اُن فرشتوں کو میرے پاس نہ بھیجا
اسکے بعد دریافت کیا میں نے حضرت سلامت قبر کی
تنگی کی کیا حالت ہوئی۔ فرمایا کہ ہوئی۔ مگر نہایت
کم۔ محمد ہاشم آپکے خادم کہتے تھے۔ اُنہوں نے
کہا یہ قول آپکا تواضع پر محمول ہے۔ ورنہ اصلاً تنگی
نہیں ہوئی۔ میں حقیر فقیر بدرالدین عفی عنہ مولف
رسالہ کہتا ہوں۔ کہ پانچ چھ روز بعد رحلت حضرت کے میں نے
خواب میں دیکھا۔ کہ گویا میں ایک راہ سے گذرتا ہوں
شیخ فرید فاروقی راہ میں ملے میں نے حضرت کو اُنسے دریافت کیا
جواب دیا کہ خلوتخانہ میں تشریف رکھتے ہیں۔
اور عرفان پناہ ارشاد دستگاہ مرزا حسام الدین احمد
کو خط تحریر فرماتے ہیں۔ فقیر بھی اندر پہنچا۔
دیکھا کہ خط تحریر فرماتے ہیں۔ خط کو میں نے مطالعہ کیا

عنوان مکتوب این بود که ما خود نگاهبانی این جهانیم ما
از جهان گذشتیم و در آن جهان نشستیم اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ
رَاجِعُوْنَ بیشتر یاد نماند۔ بعد از آن کتابت را پیچیدند۔ بر بالای
نوشتند۔ این کتابت میرزا بمہر خاص و عارف ربانی مخدوم زادگی
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نقل کردند که حضرت ایشان را بعد واقعہ دیدم
که انعامات خداوندی جل شانہ بعد از امتحان در باب ایشان
ظہور آمدہ۔ بیان میفرمایند بفضل ایزدی شکر میکنند۔ عرض کردم
که حضرت سلامت شما را از نعمتہای خود نصیب عطا کردہ اند۔
فرمودند بلے مرا از جماعت شاکران گردانیدند۔
عرض کردم که در قرآن مجید واقع شدہ است۔
وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ازین کریمہ
مستفاد میشود که آن جماعت ما پیغمبران اند۔
یا مثل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ فرمودند
آری۔ اما مرا بفضل و کرم خود در آن جماعت داخل کردند
و تاریخ وصال ایشان آنچه بندہ یافتہ بود۔
اینست۔
که از نقطہ جاہ تربت پاک ہویدا است اینست۔

خط کا عنوان یہ تھا۔ کہ ہم خود نگہبان اس جہان کے ہیں ہم جہان سے
گذر گئے اور اس جہان میں آگئے تحقیق ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسکی
طرف جانیوالے ہیں۔ اسکے آگے کا واقعہ یاد نہیں رہا۔
بعد خط کو لپیٹ کے اسکے اوپر یہ عبارت لکھی یہ خط مرزا کا بمہر خاص ہے
اور عارف ربانی میرے مخدوم زادہ شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نقل کرتے ہیں
کہ آنحضرت قدس سرہ الاقدس کو میں نے خواب میں دیکھا کہ انعامات
اللہ تعالی جل شانہ کے آپ پر جو بعد وصال کے ہوئے ہیں ان انعامات
خداوندی کو آپ بیان فرماتے ہیں اور شکریہ کرتے ہیں میں نے عرض کیا
کہ حضرت سلامت خاص اپنی نعمتوں سے اللہ تعالی نے آپکو حصہ عنایت فرمایا ہے
فرمایا۔ ہاں مجھکو شاکروں کے گروہ میں گردانا گیا ہے۔
میں نے عرض کیا کہ قرآن شریف میں یہ آیہ کریمہ وَقَلِيْلٌ مِّنْ
عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ان کی شان میں ہے جماعت پیغمبروں کی ہے
یا مثل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے۔
فرمایا ہاں۔ مگر اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے مجھکو اس جماعت
میں داخل کیا۔
اور مولف رسالہ ہذا کو یہ تاریخ وصال آنحضرت قدس سرہ کی جو میرے
خیال میں آئی وہ یہ ہے یعنی لفظ جاہ تربت پاک سے ظاہر ہے

بیت

مسند احمد مرسل سفر کرد	ز ہجر او فلک را سینہ چاک است
بخاک تربتش چون دیدہ گشتم	نگہ کردیم جاہ تربت پاک است

١٠٣٤

تمام ہوا رسالہ وصال احمدی

شجرۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مع مختصر اوصاف و تاریخ ولادت و وفات و جائے مزار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ حضرت محمد رسول اللہ آپکی تعریف میں دم نفس جہاں عاجز ہے آپ خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ العالمین ہیں و عالم
فخر بنی آدم محبوب خدا ہیں صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ و سلم حضور کی ولادت باسعادت
بوقت صبح صادق بروز دوشنبہ بتاریخ بارہویں ربیع الاوّل بسال فیل بعد چھ سو برس بعد حضرت روح اللہ
عیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور وفات شریف بروز دوشنبہ بتاریخ بارہویں ربیع الاول سنہ ۱۱
ہجری مقدسہ مزار مقدس و مطہر مدینہ طیبہ در حجرہ شریف حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہے

۲ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ - آپ خلیفہ اول و جانشین یار غار جناب رسول
مقبول ہیں - آپ دریائے عشق نبی میں غرق تھے - اسی وجہ سے آپکو سب کچھ حاصل ہوا -
اور نسبت و رابطہ سے تکمیل پائی - جامع کمالات صوری و معنوی ہے - اور تمام اصحاب کرام میں
افضل اور تمام خلق خدا کے سرور ہیں - ولادت آپکی بروز پنجشنبہ بتاریخ پندرہویں ربیع الاول
بعد دو برس چار مہینے واقعہ فیل سے وفات آپکی بروز شب سہ شنبہ بائیسویں جمادی الثانی
سنہ ۱۳ھ میں مزار مبارک مدینہ منورہ روضہ مقدس حضرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں

۳ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بڑے جان نثار حبیب کردگار اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں آپنے فیض باطنی حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پایا - اور
آنحضرت کی توجہ سے مرتبہ تکمیل کو پہنچے - آپ ملک پارس میں پیدا ہوئے - زبان آپکی فارسی تھی حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے اپنا آب دہن آپکے منہ میں ڈالا اسوقت سے عربی زبان بخوبی بولنے لگے -
ایک ہرن اور ایک پرندہ آپکے بلانے سے فوراً حاضر ہوا - وفات آپکی دسویں رجب سنہ ۳۳ھ کو ہوئی

اور نزد بعضی وفات شان رجب سنہ ۳۵ھ واقع ہوئی از لفظ لباب سنہ وفات دریاب

مزار مبارک آپکا مداین میں ہے۔

۴ حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبر رضؓ آپ کبار تابعین اعاظم فقہاسے مدینہ منورہ میں آپکی پرورش آپکی پھوپی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے کی۔ اور فیض باطنی آپنے حضرت سلمان فارسی رضؓ سے حاصل کیا۔ آپکی عمر سو (۱۰۰) برس سے زیادہ ہوئی۔ مزار مبارک درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے ہے۔ وفات آپکی چوبیسویں (۲۴) جمادی الاول سنہ میں ہوئی۔

۵ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ حضرت امام حسین رضؓ کے پرپوتے۔ اور حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبر رضؓ کے نواسے ہیں فیض باطنی حضرت امام قاسم سے پایا۔ آپ بڑے کاملین اولیا میں ہوئے ہیں۔ ولادت آپکی بروز سہ شنبہ بتاریخ آٹھویں رمضان شریف سنہ میں۔ اور وفات بروز دو شنبہ بتاریخ پندرھویں رجب ۱۴۸ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک مدینہ منورہ مقام البقیع قبہ اہل بیت میں۔ وقیل سنہ ۱۴۹ وفات ناسخ تاریخ ایثار ن رت

۶ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بڑے اولیائے کاملین سے ہیں آپنے ایک سو تیرہ (۱۱۳) بزرگوں کی صحبت اور خدمت حاصل کی۔ اور حضرت امام جعفر صادق رضؓ کی فیض روحانیت سے مرتبہ کمال کو پہنچے۔ آپ بڑے صاحب کرامات اور مقامات تھے۔ ایک مرتبہ آپکے اشارہ سے شیر خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ایک دفعہ ایک حالت میں آپنے فرمایا سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ دوسرے وقت میں لوگوں نے کہا۔ کہ آپنے یہ کلمہ کہا تھا۔ آپنے فرمایا اگر پھر میں یہ کہوں۔ تو سزا اسے شرعی دینا۔ جب دوبارہ پھر اُسی حالت میں آپکی زبان سے یہ کلمہ جاری ہوا۔ تو بموجب ارشاد کے بعض نادان مریدوں نے چھریاں ماریں مگر آپ پر مطلق اثر نہوا۔ ایک بے ادب نے اپنا پاؤں آپکے قدم مبارک پر رکھدیا۔ وہ شخص فوراً کوڑھی ہوگیا ایکبار آپ دجلہ کے پار جانا چاہتے تھے کنارہ دریا پر وہ پانی نے چاہا کہ آپکو اپنے اوپر بٹھا کر پار پہنچائیں۔ آپنے فرمایا ہم اسپر فخر نہیں کرتے۔ اجرت دیکر کشتی پر جائینگے ہمکو کرامت نہیں چاہئے۔ ولادت آپکی سنہ ۱۳۶ھ میں اور وفات آپکی بروز جمعہ پندرھویں شعبان ۲۶۱ھ میں

ہوئی۔ مزار مبارک شہر بسطام میں۔ یہ شہر ملک فارس میں ہے۔ تاریخ وفات اکرم سبت

۷ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بڑے اولیائے کاملین سے غوث
زمانہ تھے۔ آپنے تربیت حضرت بایزید رح کی روحانیت سے پائی۔ اور تکمیل کو پہنچے۔ اور
ظاہری سلسلہ آپکا حضرت بایزید رح تک اسطرح ہے۔ کہ آپ مرید حضرت شیخ ابوالمظفر
مولانا ترک طوسی رح کے اور وہ مرید حضرت ابویزید عشقی رح کے۔ اور وہ حضرت شیخ محمد مغربی
اور وہ حضرت بایزید بسطامی رح کے آپ بڑے صاحب کرامات تھے۔ ایکروز ایک جگہ آپنے زمین کھودی تو بہت چاندی
اور سونا۔ اور جواہرات نکلا آپنے سبکو پھینک کر فرمایا۔ کہ ہم خدا کو چھوڑ کر دنیا کو نہیں لیتے
ایکمرتبہ گرم تنور میں آپنے دست مبارک ڈالکر زندہ مچھلی نکالی۔ ایک دفعہ آپ پل تعمیر
فرما رہے تھے۔ اور شیخ بوعلی سینا کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ اتفاقاً بسولی نیچے
گر پڑی۔ پھر وہ بسولی خودبخود آپکے ہاتھ میں آگئی۔ یہ دیکھکر شیخ حیران ہوگئے۔ ایکبار
محمود بادشاہ کو آپنے اپنا پیرہن مبارک دیا۔ جب محمود سومنات کی لڑائی پر گئے۔
اور بڑی مشکل پیش آئی۔ یعنی شکست کا وقت قریب آگیا۔ اسوقت محمود نے پیرہن
مبارک اپنے ہاتھوں میں لیکر دعا مانگی۔ کہ الٰہی اسکی برکت سے فتح دے۔ اللہ تعالیٰ نے
انکو فوراً فتحیاب کیا۔ شب کو خواب میں آپنے محمود سے فرمایا۔ کہ تونے میرے
پیرہن کی کچھ قدر نکی۔ اگر تو اُن سب کے اسلام کے واسطے دعا مانگتا۔ تو اللہ تعالیٰ
سبکو مشرف باسلام فرماتا۔ وفات آپکی شب عاشورہ محرم ۴۲۵ھ میں ہوئی
مزار مبارک خرقان میں ہے۔ خرقان مضافات بسطام سے ہے تاریخ وفات ۴۲۵ نایب رسول اللہ

۸ حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی سے پایا
آپکے ایک مرید حمزہ نامی کی ہانڈی جسمیں گوشت رکھا تھا۔ پھوٹ گئی۔ اور گوشت
کتا کھا گیا۔ آپنے بدون اُنکے عرض کرنیکے اُنسے فرمایا۔ کہ جو مرید اپنے پیر کا کہنا نہیں مانتا
اسکی ہانڈی یونہی پھوٹا کرتی ہے۔ اور گوشت کتا کھا لیتا ہے۔ ولادت آپکی سنہ ۴۰۲

اور وفات چوتھی ربیع الاول [illegible]ھ کو ہوئی۔ مزار پرانوار طوس میں ہے۔ جسکو اب مشہد کہتے ہیں
اور فارمد ایک موضع ہے مضافات طوس سے۔ سلف زبدۂ حق تاریخ ایشان است
۹ حضرت خواجہ محمد یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ ابو علی فارمدی
سے پایا۔ اور کملائے اولیا میں سے آپ ہیں۔ آپکی تصنیفات سے رتبۃ الحیات۔ اور منازل السالکین
اور منازل السائرین ہیں۔ حضرت علی بن غیش رح نے چند جزو پائے آپنے خواب میں انکو
بتایا کہ یہ جز میری کتاب رتبۃ الحیات کے ہیں۔ ایک شخص نے عین وقت وعظ کے بے ادبانہ
آپسے کوئی مسئلہ دریافت کیا۔ آپنے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ شاید مرتے وقت تم ایماندار نہ ہوگے
آخر ایسا ہی ہوا کہ وہ بادشاہ روم کے پاس سفیر ہو کر گیا۔ اور وہاں نصرانی ہو کر مرا۔
ولادت آپکی ۴۴۰ھ میں اور وفات ستائیسویں رجب المرجب ۵۳۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک
مرو میں ہے۔ جہاں ایک شہر ملک فارس میں ہے۔ ہو امام العارفین تاریخ ایشان است
۱۰ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمد یوسف
ہمدانی رح سے پایا اور حضرت خضر علیہ السلام سے خفیہ ذکر کی تعلیم پائی۔ پہلے آپ ذکر
نفی اثبات باآواز بلند کیا کرتے تھے۔ آپ بڑے کامل و اکمل سر دفتر طبقۂ خواجگان ہیں
آپکا مرتبہ ولایت یہانتک بڑہا ہوا تہا۔ کہ روزمرہ ایک وقت کی نماز قوت باطنی سے بیت المقدس
میں پڑہا کرتے تھے۔ آپکا وصیت نامہ آداب طریقت میں مشہور ہے۔ جو خواجہ کبیر کو
آپنے تحریر فرمایا تہا۔ آپکی یہ آٹھ (۸) اصطلاحیں۔ ہوش در دم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت
در انجمن۔ یاد کرد۔ بازگشت۔ نگاہداشت۔ یادداشت۔ طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں
مشہور ہیں۔ اور طریقہ خواجگان کی بنا انہیں پر ہے۔ وفات آپکی بارہ ربیع الاول ۵۷۵ھ
میں ہوئی۔ مزار مبارک غجدوان میں۔ غجدوان بخارا سے قریب تین کوس کے ہے۔ مطلع
۱۱ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ عظمائے اولیاء اور کبرائے
مشائخ ترک سے ہیں۔ علم۔ حلم۔ تقوے۔ نہایت درجہ رکھتے تھے۔ فیض باطنی آپنے

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ سے حاصل کیا۔ اور مدت دراز تک سجادہ ارشاد پر جلوہ افروز رہے۔
وفات آپکی غرہ شوال ۶۱۶ھ میں ہوئی۔ مزار مقدس پو گر میں سولہ (۱۶) کوس بخارا سے ہے۔ آپکی عمر مبارک
تخمیناً ایک سو چھبیس (۱۲۶) سال کی ہوئی۔ شمس بیچ ہدار تاریخ ارتحال ایشان است

۱۲ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رضی اللہ تعالے عنہ آپ نے فیض باطنی حضرت خواجہ محمد عارف سے حاصل کیا۔
انکے اصحاب میں آپ بڑے ممتاز اور خلوت جلوت میں یکساں تھے۔ ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ السلام سے
دریافت کیا۔ کہ اس زمانہ میں کون صاحب جادۂ استقامت پر مستقیم ہیں۔ فرمایا حضرت خواجہ محمود انجیر
فغنوی۔ آپ گلکاری کا کام کیا کرتے تھے۔ خواجہ جہان قبلی کے انتقال کے وقت آپکی روح پاک
علیین سے انکی پاس آئی۔ اور وہ اپنی ہی حضرت خواجہ علی رامتینی رحمۃ کے سر پر جو آپکے خلیفہ جلیل القدر تھے
بصورت مرغ سفید اڑتے ہوئے گذرے اور زبان فصیح نہایت شفقت سے فرمایا۔ کہ اے علی مردانہ ہو
اور اپنے کام میں ہر دم مشغول رہو۔ اس آواز سے عجیب کیفیت طاری ہوئی کہ جس سے تمام اہل مجلس
بیہوش ہوگئے۔ ریوگر ایک گاؤں بخارا سے سولہ (۱۶) کوس ہے۔ وہاں سے غجدوان ایک کوس
شرعی ہے۔ وفات آپکی سترہ (۱۷) ربیع الاول ۷۱۷ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع انجیر فغنی میں
یہ سات (۷) کوس بخارا سے ہے۔ بادشاہ عارفان تاریخ ارتحال ایشان است

۱۳ حضرت خواجہ عزیزان علی رامتینی رضی اللہ تعالے عنہ آپ نے فیض باطنی حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ سے
حاصل کیا۔ اور بڑے زبردست اولیاء صاحب کمال و کرامات سے ہوئے۔ آپ نساجی کا کام
کرتے تھے۔ ایک روز سید آتا صاحب کا لڑکا ترک پکڑ کر لے گئے۔ سید صاحب آپکی خدمت میں آئے۔
اور یہ ماجرا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا جب تک لڑکا نہ آئیگا میں کھانا نہ کھاؤنگا۔ تھوڑی دیر گذری کہ لڑکا
آپکے پاس آگیا۔ ایک وقت بیس شخصوں نے یکے بعد دیگرے آپسے عرض کیا کہ آج آپ میرے مکان پر
کھانا تناول فرمائیں۔ آپنے ہر شخص سے اقرار کر لیا۔ اور شام کو ایک ہی وقت سب کے مکانوں پر موجود تھے
ایک دفعہ آپکے ایک غلام نے عرض کی کہ حضرت میں مثل آپکے ہو جاؤں۔ پس آپکی توجہ سے وہ بالکل
صورت و سیرت میں مثل آپکے ہوگیا۔ مگر پھر چالیس دن زندہ رہا۔ خوارزم میں آپنے اسطرح فیض

جاری کیا کہ ہر روز دو مزدوروں کو بلاتے اور انکو وضو کرا کر ذکر الٰہی کراتے اور اپنی توجہ دیکر انکے قلوب کو نورانی کرتے اور شام کو مزدوری دیکر رخصت فرماتے۔ اسطرح ہزارہا آدمیوں کو گروہ اولیاء میں داخل کر دیا۔ وفات آپکی بروز دوشنبہ ستائیسویں (۲۷) رمضان المبارک سنہ ۷۲۱ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر خوارزم میں ہے جو ملک خارج ہے۔ رامتین قصبہ ہے۔ بخارا سے چھ (۶) میل پر۔ نساج بفتح و تشدید۔ ماخذہ کشف اللغات۔ مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

گر نہ علم حال فوق قال بودی کے شدے		بندۂ اعیان بخارا خواجۂ نساج را	

ایک مشہور شہر خوارزم میں ہے۔ ہفصد و پنجاہ و یک ز ہجرت بود رفت آن شبلی و جنید زمان

۱۴ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رضی اللہ تعالے عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ علی رامیتنی رضہ سے پایا اور اولیاء اولوالعزم سے ہوئے۔ جب آپ کوشک ہندوان مسکن حضرت خواجہ سید بہاء الدین نقشبند رضہ سے گذرتے تو فرماتے کہ یہاں سے ایک شخص کی خوشبو آتی ہے جسکے قدموں کی برکت سے یہ کوشک ہندواں قصر عرفان ہو جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وفات آپکی دسویں (۱۰) جمادی الآخر ۷۵۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سماس میں ہے۔ جو قریب بخارا کے ہے۔ ہادی و احسن باصفا

۱۵ حضرت سید امیر کلال رضی اللہ تعالے عنہ آپ ولی مادرزاد تھے۔ ابتدائی زمانہ شباب میں آپکو کشتی کا شوق تہا۔ ایکروز حضرت خواجہ محمد بابا سماسی جہاں آپ کشتی لڑ رہے تھے تشریف لیگئے اور آپ کو دیکھا۔ آپ بے قرار ہوکر دوڑے اور حضرت کے قدم مبارک پر گرے۔ اور مرید ہو کر فیض باطنی حاصل کیا۔ اٹھائیس (۲۸) برس آپ حضرت پیرو مرشد کی خدمت میں رہے۔ اور جامع علوم شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت ہوئے۔ کام آپ زراعت کا کیا کرتے تھے۔ وفات آپکی بروز پنجشنبہ بوقت بعد نماز فجر پندرہویں (۱۵) جمادی الثانی ۷۷۲ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سوخار میں ہے جو مضافات بخارا میں ہے۔ صاحب انوار عرفان بود تاریخ ارتحال ایشان است

۱۶ حضرت خواجۂ خواجگاں پیر پیران امام الطریقہ سید بہاء الدین نقشبند مشکلکشا رضی اللہ تعالے عنہ آپ سر حلقۂ خواجگان نقشبند اور امام الطریقہ ہیں بچپن سے آپکے چہرۂ مبارک سے آثار کرامت

اور ہدایت ظاہر تھے۔ اور حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رضہ کی فرزندی میں سرفراز تھے سلوک فیض باطنی
حضرت سید امیر کلال رضہ سے پایا۔ اور تکمیل حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضہ کے روحانیت سے
پائی۔ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رضہ کے وقت سے حضرت سید امیر کلال رضہ تک حضرات طریقت
ذکر جہر ہی کرتے تھے۔ آپنے جہر چھوڑ کر خفی کو جاری فرمایا۔ آپ اس طریقہ عالیہ میں بڑے صاحب کرامت
و ولایت ہیں۔ ایک روز آپنے حضرت خواجہ علاء الدین رضہ کے پاؤں پر اپنا قدم مبارک رکھدیا۔
اُسیوقت تمام عالم اُنپر منکشف ہوگیا۔ حضرت مولانا محمد عارف رضہ خوارزم میں تھے۔
آپنے بخارا میں تمام حال اُنکا بیان کردیا۔ جب لوگوں نے تحقیق کیا تو اسیطرح پایا۔ جو آپنے بیان
کیا تھا۔ ایکمرتبہ آپنے اپنی ایک حالت میں حضرت خواجہ محمد زاہد رضہ سے فرمایا۔ کہ مر جاؤ۔ وہ فوراً مر گئے۔
پھر باشارۂ غیبی فرمایا کہ زندہ ہو جاؤ۔ وہ زندہ ہو گئے۔ ایک شخص ایکرات اپنی محبوب کے ساتھ
بوس و کنار میں رہا۔ اور صبح کو آپکی خدمت میں حاضر ہوکر اشتیاق زیارت اور آپکی محبت کا اظہار
کیا۔ آپنے فرمایا واہ صاحب رات کو وہ کام کرو۔ اور دن میں ہمسے یوں کہو۔ ہمسے محبت رکھنے والے
اُس کام کو ہرگز نہیں کرتے ہیں۔ وہ شخص یہ سنکر نہایت شرمندہ ہوئے۔ اور ہر فعل بد سے
سچی توبہ کی۔ ولادت آپکی بماہ محرم الحرام سنہ میں۔ اور وفات شب دوشنبہ تیسری ربیع الاول
سنہ ۷۹۱ میں ہوئی۔ مزار پر انوار قصبہ عارفاں کہ جو تین میل بخارا سے ہے۔ قصر عرفان تاریخ

۱۷ حضرت خواجہ محمد علاؤالدین عطار رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ سید بہاؤالدین نقشبند رضہ
سے حاصل کیا۔ آپ جامع علوم ظاہری و باطنی بڑے صاحب کرامت و ولایت ہیں۔ آپ لیاقتہ
عالی رکھتے تھے۔ کہ جناب حضرت خواجہ بزرگ رضہ سے جب مسند ارشاد پر بیٹھے تو تمام اصحاب حضرت
خواجہ بزرگ رضہ نے دوبارہ آپکے دست مبارک پر بیعت کی۔ ایک گروہ منکرین پر آپنے نظر ہدایت
ڈالی۔ فوراً انکار حق سبحانہ تعالےٰ انکے دلوں سے جاتا رہا۔ ایک دفعہ آپکے ایک مرید نے کسی عورت پر نظر
ڈالی۔ جب آپکی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپنے غصہ سے فرمایا۔ کہ وہ بات بیان کرو ورنہ میں
بتا دونگا۔ یہ سنکر وہ نہایت شرمندہ ہوئے۔ اور عرض کرکر توبہ کی۔ وفات آپکی شب چہارشنبہ کو

بعد نماز عشاء کے بیسویں تاریخ رجب ۸۰۲ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع چغانیاں میں ہے۔
جو کہ ملک ماوراء النہر میں ہے۔ شمس عارفان تاریخ وفات شریف اُنکی ہے

۱۸ حضرت مولانا محمد یعقوب چرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بڑے اصحاب کامل و اکمل حضرت خواجہ بہاؤ الدین
نقشبند رضہ کے تھے۔ باطنی فیض آپنے حضرت خواجہ محمد علاء الدین عطار رضہ سے پایا۔ آپنے کلام اللہ
شریف کے آخر کی دو پاروں کی تفسیر لکھی ہے۔ اور بڑے اسرار اُسمیں لکھے ہیں۔
اُنکو دیکھنے سے ذوق و شوق بہت ہوتا ہے۔ آپسے ایک روز حضرت خواجہ نقشبند رضہ نے فرمایا
تھا۔ کہ تمہارا ہاتھ گویا میرا ہاتھ ہوگا۔ اور جو تُمسے مرید ہوگا۔ وہ بعینہٖ میرا مرید ہوگا۔ آپ موضع چرخ
کے رہنے والے تھے۔ وفات آپکی پانچویں صفر ۸۵۱ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع ہلغتو یہ موضع ملک
خراسان میں واقع ہے۔ شمس الہدایت تاریخ وصال کی ہے

۱۹ حضرت خواجہ ناصر الدین المعروف بہ خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ ولی مادر زاد تھے
آپنے فیض حضرت مولانا یعقوب چرخی رضہ سے پایا اور ایک روز کامل ہو گئے حضرت مولانا
ممدوح رضہ نے آپکی نسبت فرمایا تھا کہ طالبان حق میں طالب ایسا ہونا چاہئے۔ آپ بڑے
صاحب کرامت اور ولایت تھے۔ حضرت خواجہ ترک ثانی آپکے مرید ایکروز ہوا پر اُڑتے ہوے جاتے تھے
آپنے بے گستاخی اُنکی دیکھکر تمام حال سلب فرمالیا۔ اس بات پر وہ آپکے دشمن جانی ہو گئے۔
ایک روز تنہا پاکر چاہا کہ مار ڈالوں۔ اور قریب جاکر چاہتے تھے کہ چُھری ماریں اُسوقت فوراً
آپ ایک چرواہی کی شکل میں اُنکو ظاہر ہوے۔ اُنہوں نے حیران ہوکر تامل کیا۔ آپنے اُنکے ہاتھ سے
چُھری چھینکر اور اپنی اصلی صورت میں ہوکر فرمایا۔ کہ تُو اب میں تیرا کیا حال کروں۔ وہ قدم
مبارک پر گر پڑے اور توبہ کرکے معافی چاہی۔ آپنے اُنکا قصور معاف فرمادیا۔ اور جو حال سلب
فرمایا تھا۔ عطا فرمادیا۔ سبحان اللہ کیا آپکی ہمت تھی۔ شیخ ابو سعید جو آپکے معتقدوں میں سے تھے
وہ ایکروز اپنے مکان میں ایک عورت جمیلہ پر ہاتھ ڈالنا چاہتے تھے۔ ناگاہ حضرت کی آواز
اُنہوں نے سُنی کہ فرماتے ہیں۔ اے ابو سعید کیا کرتا ہے۔ ابو سعید اِس آپکی آواز سے نہایت

منفعل ہوے۔ اور اُس فعل ناجائز سے بچ گئے۔ ایکبار چند خادم آپکی بازار کو گئے تھے۔ ایک صاحب
خوشجمال کو دیکھنے لگے۔ دوسرے نے منع کیا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ میں شہوت نفسانی
سے نہیں دیکھتا ہوں۔ جب واپس آئے قبل اسکے کہ کچھ کہیں آپنے فرمایا کہ میں تو ابتک نفس کے
مکر سے مطمئن نہیں ہوں۔ آپ کب سے ایسے ہوگئے۔ کہ بدون شہوت نفسانی کے دیکھنے لگے۔
وہ بہت شرمندہ ہوے اور توبہ کی۔ جو خطرہ کسیکے دلمیں بُرا آتا تھا۔ آپ فوراً بنظر ہدایت
ظاہر فرمادیتے تھے۔ ولادت آپکی ماہ رمضان المبارک ۸۰۶ھ میں اور وفات بروز شب دوشنبہ
آنتیسویں (۲۹) ربیع الاول ۸۹۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سمرقند میں ہے۔ خواجہ عابدان عبید اللہ

حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آپ اقرباے حضرت مولانا یعقوب چرخی رض سے ہیں۔ ۲۰
فیض باطنی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا۔ آپ انکے بڑے مقبولوں اور عاشقوں
اور محرموں میں تھے۔ اور جامع علوم ظاہر و باطن تھے۔ مرید ہونیسے پہلے ہمیشہ زہد و ریاضت
میں مشغول رہتے تھے۔ ایکروز باشارہ غیبی حضرت خواجہ احرار رض کی خدمت فیضدرجت میں آگئے
اور بیعت کی۔ اور آناً فاناً میں تکمیل کو پہنچے۔ اور اُسیوقت آپکو حضرت خواجہ رض نے صاحب ارشاد
کیا۔ آپنے ایک عالم کو اپنے فیضان سے مالامال کیا۔ وفات آپکی غرہ ربیع الاول ۹۳۶ھ میں ہوئی
مزار مبارک موضع وخش میں ہے۔ یہ مضافات ملک حصار سے ہے۔ "ولی شیخ" تاریخ ہے

حضرت مولانا خواجہ درویش محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ برادر ہمشیرزادہ بھی حضرت مولانا محمد زاہد ۲۱
کے تھے۔ اور خلیفہ بھی۔ آپکی بیعت ہونیکے بعد پندرہ (۱۵) برس تک نہایت مشکل زہد و ریاضت کی
ایکروز سخت بھوک کی حالتمیں آپ آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ اُسوقت حضرت خضر علیہ السلام
آگئے اور فرمایا کہ حضرت خواجہ محمد زاہد رض کی خدمت میں جاؤ اور اُنسے صبر و قناعت سیکھو
آپ آپکی خدمتمیں آگئے۔ اور کمال کو پہنچے۔ ایک مدت تک آپ مسند ارشاد پر رونق افروز رہے
اور عالم کو دولت فیض سے مالامال کیا۔ وفات آپکی انیس محرم ۹۷۰ھ کو ہوئی۔ مزار مبارک موضع
اسفرار میں جو مضافات شہر سبز ملک ماوراء النہر سے ہے۔ زہی شیخ ابدال تاریخ گشت

۲۲ حضرت مولانا محمد خواجگی امکنگی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپنے فیض باطنی والد ماجد حضرت مولانا درویش محمد
سے پایا۔ آپ بڑے کامل و اکمل ہوئے۔ تیس برس تک اپنا کمال چھپائے رہے۔ ایک مرتبہ
تین آدمی آپکے امتحان کرامت کیلئے آئے۔ اور جو جو کچھ اپنے دل میں سوچا اور چاہا تھا۔
آپنے وہی فرمایا۔ اور ارشاد کیا۔ کہ اس گروہ کا حال مختلف ہے۔ انکے پاس امتحان کے ارادہ
سے آنا نہ چاہئے۔ ایسے خیالات کے سبب سے انکے برکات سے محرومی رہتی ہے۔ انکے
دیکھنے کو خالصاً لِلّٰہ آنا چاہئے۔ ایک شب عبداللہ خان والی توران نے آپکو خواب میں جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمیں کمربستہ حاضر دیکھا۔ جب خواب سے بیدار ہوا تو آپسے ملا۔ اور پیچانکر
قدمبوس ہوا۔ ولادت آپکی ۹۱۸ھ میں اور وفات آپکی بائیسویں شعبان ۱۰۰۸ھ میں ہوئی۔
مزار مبارک قصبہ مکنگ میں ہے۔ جو شہر بخارا سے تین میل ہے۔ مرکز دائرہ قطبیت تاریخ ہے

۲۳ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آپ سمرقند کے رہنے والے تھے۔
اول آپنے حضرت خواجہ احرار رضؓ کی روحانیت سے تربیت پائی۔ پھر بہ بشارت حضرت
خواجہ احرار رضؓ حضرت مولانا خواجگی امکنگی رضؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔
اور مرید ہو کر فیض باطنی حاصل کیا۔ اور فقط تین دن میں کامل و اکمل ہو گئے۔ پھر حضرت
پیرو مرشد کی خدمت سے باجازت رخصت ہو کر دہلی میں تشریف لائے۔ دہلی میں بھی
بڑی کرامتیں آپسے ظاہر ہوئیں۔ اور آپ بہت جذب و عشق رکھتے تھے۔ اور بہت کم سوتے
اور نہایت قلیل کھانا تناول فرماتے اور بہت ہی کم بات کرتے تھے۔ شیخ چاند نامی مرد تھے
آپنے انکو اپنے سینہ فیض گنجینہ سے لگایا۔ فوراً وہ مرض انکا جاتا رہا۔ ایک روز ایک لڑکا قلعہ
پر سے گر کر مر گیا۔ آپنے فرمایا۔ یہ مرا نہیں ہے صدمہ کیوجہ سے یہ حالت ہو گئی ہے۔
یہ فرما کر اس لڑکے کو آپ اٹھا کر اپنے حجرہ میں لیگئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد اسکا ہاتھ
پکڑے ہوئے آپ باہر لائے۔ اور فرمایا کہ دیکھو یہ مرا نہیں تھا۔ لوگ حیران ہو گئے۔ (۲۵)
ولادت آپکی ۹۷۱ھ میں اور وفات چھبیسویں جمادی الآخر ۱۰۱۲ھ میں اکتالیس برس کی عمر شریف

میں ہوئی۔ مزار مبارک دہلی میں بیرون شہر اجمیری دروازہ ہے۔ بحر مغفرت بود تاریخ وفات ہے

۲۴ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سردار طریقہ نقشبندی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ سے حاصل کیا۔ آپ بڑے کامل و اکمل پیشوائے طریقت تھے
اور آپ مرتبہ نہایت کے صاحب کرامت و ولایت و ہدایت تھے۔ تمام عالم میں آپکی فیضان
کی آجتک دھوم ہے۔ اور رہیگی۔ اس واسطے کہ آپ تو مجدد الف ہیں یہ مرتبہ عالی تو خاص
آپ ہی کا ہے۔ آپکے حالات بیان سے باہر ہیں۔ آپکی تعریف کرنا محال ہے۔
کتاب مقامات سعیدیہ میں لکھا ہے کہ آپکے پیر و مرشد حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا۔
شیخ احمد جی ایک آفتاب ہیں کہ جسکی روشنی میں ہم جیسے ستارے ہزاروں گم ہیں۔ آپکی فضائل و مناقب
آپ ہی کے مکتوبات شریف سے ظاہر ہوسکتے ہیں۔ ولادت شریف آپکی نوسو اکہتر ۹۷۱ھ میں
اور وفات شریف اٹھائیسویں (۲۸) صفر ۱۰۳۴ھ میں ہوئی۔ عمر شریف آپکی ترسٹھ ۶۳ سال کی ہوئی
مزار مقدس و منور سرہند شریف میں ہے۔ ظل محمد بود تاریخ وفات ہے

۲۵ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ شیخ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپکی تعریف بھی بیان سے باہر ہے
اس جگہ اتنی کافی ہے کہ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ کے منجھلے صاحبزادہ
اور دوسرے خلیفہ ہیں۔ آپکے انوار سے عالم منور ہے۔ اور آپکے فیضان سے جہان فیضیاب
ہے۔ ولادت آپکی گیارہویں (۱۱) شوال ۱۰۰۷ھ یا ۱۰۰۹ھ میں اور وفات بروز شنبہ نویں (۹) ربیع الاول
۱۰۷۹ھ میں ہوئی۔ مزار مقدس سرہند شریف میں قریب روضہ مبارک حضرت امام ربانی کے ہے

۲۶ حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ پانچویں نور نظر لخت جگر عروۃ الوثقیٰ
خواجہ محمد معصوم رحمۃ کے ہیں۔ آپ کمالات ظاہری و باطنی و مقامات شریعت و ثبات
طریقت میں مثل اپنے بزرگوار کے تھے۔ اور آپ ہی سے فیض باطنی حاصل کیا۔ ولادت آپکی
۱۰۵۵ھ میں اور وفات بیسویں جمادی الاولیٰ ۱۰۹۶ھ کی رات میں ہوئی۔ مزار مبارک آپکا
سرہند شریف میں قریب روضہ مقدس حضرت امام ربانی رحمۃ جنوب کی جانب ہے۔

٢٧ حضرت سید السادات سید نور محمد بدایونی رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رض سے حاصل کیا۔ آپ پندرہ (۱۵) برس تک مست بیہوش رہے۔ آپ کئی کئی روز کا کہانا۔ یعنی نان جویں پکا لیتے تھے۔ اور جب بہت بہوک معلوم ہوتی تو ایک ٹکڑا توڑ کر کہا لیتے۔ اتباع سنت کی حالت یہانتک تہی۔ کہ ایک روز پائخانہ میں بہولے سے سیدہا پاؤں رکہدیا تہا۔ اسکی وجہ سے تین دن تک فیض بند رہا۔ کثرت مراقبہ سے پشت مبارک میں خم ہوگیا تہا۔ ہمیشہ آپ اہل دنیا سے بہت گہبراتے تھے۔ جب کبہی کسی سے عاریتاً کوئی کتاب منگاتے تو تین روز تک اُس کتاب کو ہاتھ نہ لگاتے تھے۔ اور فرماتے تہی کہ غفلت دنیادارونکی مثل غلاف کے لپٹی ہوئی رہے۔ ایک دفع ایک فاحشہ عورت نے آپکے ایک مرید کو زنا پر آمادہ کیا۔ عین موقع قربت پر آپکی نورانی صورت دونوں کے درمیان حائل ہوگئی۔ وہ عورت گہبرا کر چلانے لگی۔ اور مرید نے نہایت منفعل ہو کر توبہ کی۔ آپکی کرم سے دونوں عذاب زنا سے بچ گئے۔ وفات آپکی گیارہویں (۱۱) تاریخ ذیقعدہ ۱۱۳۵ھ میں ہوئی مزار مبارک باہر موضع غیاث پور جنوب کی جانب قریب نالہ کے زمین زراعت میں خام ہے۔ یہ موضع دہلی سے پانچ کوس ہے۔

٢٨ حضرت محمد شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جاناں مظہر شہید رضی اللہ تعالے عنہ آپنے فیض باطنی حضرت سید نور محمد بدایونی رض سے سولہ (۱۶) برس کی عمر میں حاصل کیا۔ اور کمالات مجددیہ کو پہنچے۔ آپ بڑا جذب و عشق رکھتے تھے۔ اور اتباع سنت پر نہایت مستقیم تھے کرامتیں آپسے بجید و نہایت واقع ہوئی ہیں۔ ایکمرتبہ محمد قاسم عظیم آبادی آپکے مرید قید ہوگئے اُنکے بہائی نے آپسے عرض کیا۔ فرمایا کہ اُنکا ہمارے پاس خط آیا ہے۔ انشاء اللہ تعالے کل کو وہ چہوٹ آوینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایک دفع قبرستان میں ایک شخص نے ہمتاً ایک قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ یہ قبر میرے دوست کی ہے۔ اسکا حال بیان فرمائیے۔ آپنے فرمایا کہ تو جہوٹ کہتا ہے یہ قبر ایک عورت کی ہے تیری دوست کی نہیں ہے

وہ نہایت شرمندہ ہوا۔ واقعی وہ قبر عورت کی ہی نکلی۔ ولادت آپکی گیارہویں رمضان المبارک ۱۱۱۱ھ بروز جمعہ بوقت صبح اور شہادت شب شنبہ دسویں محرم الحرام ۱۱۹۵ھ میں ہوئی۔ ایک ناحق پرست نے آپکی سینہ مبارک پر طپنچہ کی گولی ماری۔ آپ بن صدمہ سے بیہوش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ہوش ہوا تو فرمایا۔ الحمد للہ۔ جو آرزو تھی و برآئی۔ بادشاہ نے نام قاتل کا دریافت کیا۔ آپنے منہ بنایا۔ اور فرمایا۔ کہ ہمنے اپنا خون بخشدیا۔ اور پھر فرمایا کہ زندہ کے مارنے پر قصاص ہے۔ مردہ کے مارنے پر نہیں ہے۔ مزار پر انوار شہر دہلی میں اندر خانقاہ حضرت شاہ غلام علی رضی اللہ تعالے عنہ میں۔

۲۹ حضرت مجدد مائۃ محمد عبد اللہ معروف شاہ غلام علی رضی اللہ تعالے عنہ آپ ملک پنجاب شہر پٹیالہ میں پیدا ہوئے۔ جب سن بلوغ کو پہنچے تو بہ الہام غیبی وہاں سے دہلی میں تشریف لائے۔ اور مشایخ وقت سے ملے۔ اور بائیس ۲۲ سال کی عمر میں حضرت مرزا صاحب رح کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر مرید ہوئے۔ اور ۱۱۹۰ھ میں تکمیل کو پہنچے۔ اور خرقۂ خلافت پایا۔ اور بعد شہادت حضرت پیر روشنضمیر آپکے جانشین ہوئے۔ اور ہزارہا آدمیوں کو دولت فیض سے مالا مال کیا۔ ابتدائی زمانہ میں آپ ہر روز سوائے چوبیس ۲۴ ہزار ذکر کے دس پارہ قرآن مجید کے پڑھتے۔ اور دس ہزار مرتبہ ذکر نفی واثبات کرتے تھے۔ آپکی نسبت ایسی قوی تھی۔ کہ تمام خانقاہ پرنور رہتی تھی۔ اکثر فاسق وفاجر اور کافر آپکی توجہ سے تائب ہوتے تھے۔

ایک روز ایک برہمن کا جوان لڑکا کہ بہت خوبصورت تھا۔ آپکی محفل مبارک میں آیا۔ آپ اُسکی طرف متوجہ ہوئے۔ وہ فوراً بیقرار ہوا اور اسیوقت زنار توڑکر مسلمان ہوا اور آپکی خدام میں داخل ہوکر دولت باطنی سے مالا مال ہوا۔ ولادت آپکی ۱۱۵۶ھ میں اور وفات بائیسویں تاریخ ماہ صفر ۱۲۴۰ھ میں شنبہ کو ہوئی۔ مزار مبارک دہلی میں اندر خانقاہ کے پہلو میں پیر بزرگوار حضرت مرزا صاحب رح کے ہے۔

۳۰ حضرت شاہ ابو سعید رضی اللہ تعالے عنہ آپ حضرت عروۃ الوثقے۔ خواجہ محمد معصوم رح بن حضرت

امام ربانی مجدد الف ثانی رض کی اولاد میں ہیں۔ آپنے فیض باطنی حضرت شاہ غلام علی رض سے پایا۔
اور تھوڑی مدت میں آپ بڑے کمال کو پہنچے۔ کرامتیں آپسے متواتر ہوتی تھیں۔ ایک بار آپنے
گاڑی بھری ہوئی دریا میں ڈلوادی۔ وہ پانی پر ایسی چلتی تھی جیسے زمین پر چلتی ہے۔ گاڑیبان یہ
کرامت دیکھکر ایمان لایا۔ اور آپکا بڑا معتقد ہوا۔ ایکروز آپ دہلی کے قلعہ میں تشریف رکھتے تھے۔ وہاں
ایک شہزادہ نے عرض کیا کہ مینے کبھی کسی بزرگ کی کرامت نہیں دیکھی ہے۔ یہ سنکر آپنے ایک نعرہ
مارا کہ جسکے سنتے ہی تمام حاضرین بیہوش ہوکر گر پڑے۔ اِس کرامت سے سب لوگ نہایت معتقد ہوئے
ولادت آپکی ریاست رامپور میں دوسری تاریخ ذیقعدہ سنہ ۱۱۹۶ھ میں اور وفات آپکی بمقام ریاست ٹونک
شنبہ کے دن بتاریخ یکم شوال سنہ ۱۲۵۰ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر دہلی اندر خانقاہ موصوف
پہلو میں اپنے پیر بزرگوار کے۔

۴۱ حضرت شاہ احمد سعید رضی اللہ تعالے عنہ آپ مشایخ زمانہ میں یکتا تھے۔ آپکی نسبت نہایت درجہ
قوی تھی۔ بڑے بڑے عالم فاضل حاضر ہوتے۔ اور زمرۂ خدام میں داخل ہوکر دولت
معرفت سے مالامال ہوتے۔ اکثر فساق فجار اور کفار آپسے ہدایت پاتے۔ ہزاروں آپسے
صحبت رکھنے کی بدولت مرتبہ ولایت کو پہنچے۔ آپنے فیض باطنی حضرت شاہ غلام علی رض سے
پایا۔ اور مرتبہ کمال کو پہنچکر خلافت پائی۔ چونکہ آپکے پدر بزرگوار حضرت شاہ ابوسعید رض بھی حضرت
شاہ غلام علی رض کے خلیفہ تھے اور آپنے اُنسے بھی فیض باطنی حاصل کیا تھا اِس سبب سے اسم مبارک شجرہ عالیہ میں رکھا ہے
ولادت آپکی غرہ ربیع الآخر سنہ ۱۲۱۷ھ میں اور وفات سہ شنبہ کے دن دوسری تاریخ ربیع الاول سنہ ۱۲۷۷ھ
میں ہوئی۔ مزار پر انوار مدینہ منورہ بقیع میں قریب قبۂ مطہرۂ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ
تعالے عنہ قبلہ کی جانب ہے۔

۴۲ حضرت مولانا و مرشدنا میاں محمد ولی اللہ صاحب فاروقی نقشبندی مجددی مد ظلہ العالی۔ آپنے فیض باطنی حضرت
شاہ احمد سعید رض سے پایا۔ حضرت شاہ صاحب آپسے نہایت خصوصیت رکھتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہمارے
مولوی ولی اللہ صاحب اسم بامسمےٰ ہیں۔ اور ہمارے دوستوں میں ہمکو یہ محبوب تر ہیں آ

آپکی حلم سے سب آپکو جانتے والے بخوبی واقف ہیں آپکی فیضان سے ہزارہا آدمی فیضیاب ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ یہ فیض آپکا اسی صورت میں تادیر قائم رکھے۔ آپکے اوصاف اگر کچھ بھی بیان کئے جاویں۔ تو یہ رسالہ ایک بڑی کتاب ہو جاوے۔ آپکے آٹھ نو پانچ خلیفہ ہیں منشی شیخ محمد مرشد علیخاں صاحب مولوی صدیق حسن صاحب حاجی مولوی محمد مجتبیٰ خاں صاحب پایندہ خاں صاحب ولایتی کہ جنکا غزنی میں فیض جاری ہو رہا ہے۔ مولوی سید عبدالعزیز صاحب رئیس سیٹھ ضلع بلند شہر جنکی بابت ہر خورد و کلان فیضیاب و بہرہ یاب ہیں

۳۳ مولوی سید محمد معین صاحب رئیس سلیم پور جو قریب غازی پور کے پورب کی جانب چھ کوس پر ہے۔

حضرت محمد مرشد علیخاں صاحب معروف بہ منشی صاحب یعنی مدظلہ العالی۔ اول آپنے فیض باطنی حضرت حافظ محمد عباس علیخاں صاحب اپنے چچا زاد بھائی رئیس امروہہ سے حاصل کیا۔ اور خلافت پائی بعدہٗ آپکا ظرف عالی دیکھکر حضرت حافظ صاحب ممدوح نے آپکو حضرت مولانا و مرشدنا محمد ولی النبی صاحب مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں پہنچایا۔ یہاں آپنے فیض پایا۔

اور تمام و کمال مقامات مجددیہ حاصل کر کے بمقام دہلی خانقاہ شریف میں بروز عرس حضرت ہما صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجمع کثیر میں خلافت و خلعت سے معزز و ممتاز ہوئے۔

حضرت مولانا و مرشدنا نے اپنے دست مبارک سے آپکی فرق مبارک پر عمامہ باندھا اور جبہ پہنایا اس شان سے خلافت حضرت قبلہ و کعبہ کے خلفا میں آپ ہی کو ہوئی ہے۔

ایک مرتبہ حضرت صاحب قبلہ و کعبہ نے حضرت منشی صاحب قبلہ سے اس احقر کی موجودگی میں فرمایا کہ منشی صاحب اب آپ حلقہ میں شریک ہونے کے واسطے نہ آیا کیجئے اسواسطے کہ اب مجھ میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں رہا ہے۔ جو میں ہوں۔ وہی آپ ہیں۔ اب اگر حلقہ کے وقت آپ ہوتے ہیں تو حضرت صاحب قبلہ و کعبہ آپ کو رخصت فرما دیتے ہیں۔ یا خود اندرون تشریف لیجاتے ہیں۔ اس غرض سے کہ خدام کو آپ توجہ دیں۔ ولادت شریف آپکی پیر کے دن بتاریخ دسویں شوال ۱۲۶۵ھ کو ہوئی۔ آپکا اسم مبارک تاریخی ہے۔ اللہ تعالیٰ بطفیل حضرت ظہر نعمت آپکی سلامتی میں اس احقر العباد کو اپنی محبت و معرفت عطا فرمائے۔ اور خاتمہ بخیر کرے۔ آمین ثم آمین

تمت

نسب نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات

الٰہی تو ہے ہر کہیں جلوہ گر — یہ قسمت مری جو نہ آئے نظر
میسر مجھے وہ بصارت نہیں — وہ دل آشنائے حقیقت نہیں
نہیں دخلِ نقصاں تو سب خوبیاں — تو یکتا ہی کامل ہی ہر بات میں
نہ تو خواہش ہی صبح و مسا — میں دن رات پابندِ حرص و ہوا
تو خلاق و رازق ہے لا شریک — تو سب سے جدا اور سب کا شریک
کوئی کیسے لکھے کسطرح تیری ثنا — نہ ہمسر کوئی نہ ثانی ترا
تو قادر توانا ہے سب سے بڑا — رہِ حمد کا طے ہو کیا مرحلا
گنہ میں نے دن رات لاکھوں کئے — انہیں بخش دے تو نبی کے لئے
سوا تیرے کس سے کروں التجا — تجھی سے ہے امیدِ عفو و عطا
ٹھہرے قلم ہے ادب کا مقام — بس اب ختم ہے نبی پہ درود و سلام

سلام

صلوٰۃ و سلام احمد پاک پر — حبیبِ خدا شاہِ لولاک پر
السلام علیک اے شہِ دوسرا — سلام علیک اے مہِ انبیا
رسولوں کے سرور سلام علیک — خلائق کے رہبر سلام علیک
سلام علیک اے شہِ انس و جاں — سلام علیک اے شفیعِ جہاں
نبی اکرم سلام علیک — رسولِ معظم سلام علیک
سلام آپ کی آلِ دیندار پر — اور اصحاب ازواج اطہار پر

نسب نامہ مع تمہید

بس حمد لکھتا اب خامہ ہے — ولی نبی کا نسب نامہ ہے
مگر اصل مطلب سے پہلے بیاں — وہ احوال ہے جن کا لازم بیاں

ہوا جس سے خلقت کا تخم آشکار
یہ نقشہ کھینچا تھا بعد ہزار

اور اُنکی ہیں پرتو رسالتمآب
ہوئے اُنسے خلقت میں سب فیضیاب

عیاں علم حق سے ارادہ ہوا
ارادے سے قدرت کو پیدا کیا

کیا پانی سے موج کو آشکار
بنی موج سے جہاں کا انجام کار

زمیں سے عیاں صورت خاک کی
نشانی ہے جو قدرت پاک کی

نیا جلوہ اپنا ہویدا کیا
زمیں پر خلیفہ کو پیدا کیا

ملقب کیا لفظ آدم کے ساتھ
وہ کرتا رہا شکر ہر دم کے ساتھ

ہوئے شیث پھر اُنکے نور نظر
نبوت کے اکرام سے بہرہ ور

خدائے جہاں نے بعد کر و فر
کیا اُنسے قینان کو جلوہ گر

یارد ہیں اُنکے پسر [illegible]
پھر اخنوخ فرزند رفعت نشاں

ہوئے اُنکے پیدا وہ عالی مقام
جنہیں خلق کہتی ہے ملک تمام

خدا نے جو فرزند انکو دیا
ملقب جہاں میں اُسامہ ہوا

جو شالخ سے عابر کو پیدا کیا
کیا انکو فرزند فالغ عطا

کیا اُنسے شارخ کو دہر میں
خدا نے کرم پھر اک شہر میں

خدا نے جو لعسان اپنا کیا
براہیم کو اُنسے پیدا کیا

پھر اُنکے پسر دین کے بادشاہ
نبی کرم ذبیح الٰہ

یہ ثابت ہے ثابت تھے انکی پسر
اور اُنسے سلامان ہے جلوہ گر

کئی بعد دیگر ہو پیدا ہوے
تہ آسمان عالم آرا ہوے

دیا انکو فرزند عالمیتام
کہ تھا مدرکہ جنکا مشہور نام

نضر سے ہوے مالک ذی حشم
اور اُنسے فہر کو کیا محترم

لوی انکے بیٹے پھر کعب کے
حدی پشت سے اُنکی پیدا ہوے

کہ ذاتِ خدائے جہاں ہے قدیم
ہوئی اُسکے تو صفات عظیم

انہیں کے سبب سے ہوا جو ہوا
طفیل اُنکے ہوگا جو ہوگا سدا

پس چند مدت بنا اک گہر
گہر سے کیا پانی کو جلوہ گر

وہی ہوگا پھر جو گزری ہو کہیں
بنی ایک کشتی نام جسکا زمیں

پس مدت بعید و بے شمار
اُسی خاک سے حق نے با صد وقار

بنا آدمی خازن اسرار کا
کرم کیا جلا ابرار کا

نبوت کا خلعت عنایت کیا
سرفراز اعزاز و عظمت کیا

انوش اُنکی فرزند والا تبار
ہوئی عالم افروز لیل و نہار

جو اُنکی پسر کاتبہ دے قلم
تو ہو نیسل سے پہلا مہلا قسم

پسر انکا جو نیک انجام تھا
متوشلخ دہر میں نام تھا

کیا نوح کو حق نے انکا پسر
رہے عمر بھر قوم کے راہبر

پھر ارفخشد و شالخ با خبر
کہ اول پدر تھے وہ عم ہیں پسر

ہوے اُنسے ارغو تہ آسماں
ثری نام اور ثری کا داں

دل افروز ناخور انکے ہوے
کہ تارخ جگر بند جنکے ہوے

ہو افضل یہ خاص رب جلیل
کیا انکو ارشاد اپنا خلیل

خلف انکی قیدار پیدا ہوے
حمل پھر نبت بخت و نبا ہوے

ہمیسع والود اُدد عدنان نام
معد و نزار و مضر لا کلام

پھر الیاس کو حق نے ظاہر کیا
نبوت کی بہیہ روشنی ظاہر کیا

ہوے پشت در پشت فخر جہاں
خزیمہ کنانہ نضر بیگماں

پھر اُنسے ہے غالب ہوے جلوہ گر
کیا حق نے ہر طور سے نامور

انکو رد نکونام نیکو صلاح
مدی سے ہوے روشن افزا رح

قرۃ انکے فرزند فرخندہ تھا
ہوا عبد عزیز کا انسے ظہور
ازاں بعد با شوکت کروفر
دکھایا جو دین خدا کا جلال
صفت انکی دو کیا ہو بیاں
ہوئی انکے فرزند عبد اللہ
براہیم انسے ہو پیدا ہوئے ۱۷
ہر اک نہیں واعظا برابر ہوئی
تولد ہوئے انسے مثل قمر
سپہر سعادت کے بدر منیر
جگر بند انکے ہوئے معتمد
شعیب انکے فرزند والا گہر
پھر اسحاق خورشید عالم ہوئے
سرور دل و جان نور نظر
پسر کا یہی نام ہو نقش گیر
رقم کر تو نام انکے فرزند کا
پسر انکو حق نے دیا رشک ماہ
شہ کشور دین فرخندہ پے
پسر انکے آگاہ راز صمد
سراپا تھے مانند خورشید نور
رسولوں سے جو کام تھے لیا

قرۃ انکے جگر بند عبد اللہ
ادا اس سے فضیل سراپا شعور
ہوئی عالم افروز حضرت عمرؓ
سر آدم ہوئے کیا پامال
لرزتے تھے شاہان کشورستاں
جہان شریعت حقیقت سے پا
پھر اسحاق عالم میں پیدا ہوئے
ملقب باکبر بانصر ہے
سلیمان نامی گرامی پسر
مع الدین پیدا ہوئے پھر نصیر
ہوئی دہر میں یوسف لقا
حمیدہ صفات فرشتہ سیر
مہ عالم زہد و تقویٰ ہوئے
کیا حق نے یوسف کو اسکا پسر
اگر دین سے پہلے تھی قصر
امام رفیع الدین کو ملا
سراپا سعادت حبیب اللہ
ہوئی نور بخش نظر عبد حی
ستودہ سیر شیخ عبد الاحد
مجدد ہیں مشہور نزدیک و دور
وہی تھا سپر انکی تجدید کا

ولد انکے ذیجاہ و ذی احتشام
پھر انسے وہ پیدا ہوئے والا کلام
شجاع عدو بند کشور کشا
قوی بن حق انکی شمشیر سے
کہا کرتے تھے حق ان کو خیر البشر
عنایت کیا حق نے انکو پسر
ہوئی جلوہ گر بہر عبد اللہ
جو تھے واعظ اصغر یک ریدر
ہوا پھر جو منظور اللہ کو
جو تھے اسطرح لفظ شاہ
ہوئی شیخ احمد جوانی عیاں
ہوئی لخت دل انکے عبد اللہ
پسر انکے عبد اللہ پاک ذات
خدا نے جو احسان انپر کیا
ہوئی جانشین انکی لائق پسر
یہ بانی سرہند پر الکلام
بڑا فضل خالق ذوالمنن کیا
کری زینت نسیم گرگان
جگر بند انکے شعار رفاں
ملا انکے سیکو نہیں مرتبا
کمال نبوت دیا ہے انہیں

ریاح پسندیدہ روزگار
کہ مشہور جنکا تہا خطاب نام
جہانِ خلافت کے فرماں روا
تحریر میں کفار تدبیر سے
اگر میں نہ ہوتا تو ہوتے عمرؓ
اسلئے بہ ناصر حقیقت نگر
یکی اب دم نور بخش نگاہ
ہوئی انسے مسعود عالم فروز
کیا خلق محمود ذیجاہ کو
پسر کا ہوا نام انکے پیدا شتاب
بنا عالم نور سارا جہاں
بڑے اہل تقوی سے زہد پناہ
حمید خصال ستودہ صفات
سلیمان کو انسے پیدا کیا
فلک رتبہ نور والا گہر
انہیں سے یہ شہر نامی مدام
کر انسے محمد کو پیدا کیا
عیاں ہیں فرزند تہا نعمتیں
جناب احمد پیشوائے جہاں
جو انکو کیا ہی خدا نے عطا
کمال رسالت انہیں نہیں

مقامات جتنے ہیں انکو ملے
ولیوں میں ایسا ہوا کون ہے
یہ نائب اولو العزم کے تھے حضور
وہ احمد رسول حبیب خدا
مدینے میں آئے یہ شاہ دیں
جدھر دیکھو انسان اہل بصیر
مکانات سب مثل ایوان خلد
یہ انوار سب ذات حضرت کی ہیں
بہت انکی خوبیاں شہر شہر ہیں
سو انکو ملا ایزد پاک سے
خصوصاً مدینہ وہ شاہ تھا
وہ قبہ ہی یا لمعۂ نور ہے
ملک عرش پر سب شرف
الٰہی تو کر کوئی ایسا سبب
زیارت سے اس تربت پاک کی
نہ باقی تمنا یہ حسرت رہے
تو مقبول فرما مری یہ دعا
شرف بخشتا ہے ہر کمال
دیا انکو خالق نے ذوق نگاہ
شریعت طریقت میں یکتا رہے
نہیں اب کوئی ہے دو پارسا

کسی کے بھی اتنے نہ ثابت ہوئے
محمد ہزاری بنا کون ہے
ولی یہ مقام نہایت کے ہیں
یہ ائمہ لوگوں کے ہیں پیشوا
یہ مہتاب ہند ہیں بالیقین
عجب عالم آئے تو کر نظر
گلی کوچے رشک خیابان خلد
شہنشاہ ملک ولایت کے ہیں
یہ ہیں سید الطائفہ دہر میں
وہ باہر ہے امکان ادراک سے
فدا دل ہے جسم تصدق نگاہ
وہ تربت تو نور علی نور ہے
ادب سے کھڑی رہتی ہیں حور
کہ پھر کیوں جا کر وہاں
کروں میں خوشی جان غمناک کی
نہ پروا ہے بیم قیامت رہے
طفیل محمد نعمت اولیا
پسر انکے یعقوب یوسف جمال
سراپا مقدس ولی اللہ
ضیاء الٰہی شاہ فیروز پیر
محمد ولی النبی ہے سوا

ولایت کا رتبہ ہر ایک کو دیا
جہاں کوئی کیا انکا رتبہ کرے
ہیں سید قریشی نبی الورا
وہ احمد جناب رسالت مآب
زہے شہر سرہند رشک بہشت ہے
لکھو دل یہاں کا نیا طور ہے
چمن روح پرور فضا دلکشا
برستا یہاں روز و شب نور ہے
علوم حقیقت میں ملا نامی دہر
کوئی انکے رتبے کو کیا پا سکے
تجلی فزا صورت طور ہے
نظر آتی ہے شان قدرت یہاں
کبھی یاد آتے ہیں شام و سحر
جگر سے ملوں روضۂ پاک کو
دکھائی جو وہ قصر گردوں محل
اگر تجکو یا رب ہو منظور یہ
پسر انکے حضرت محمد سعید
پدر کی طرح سے فضیلت مآب
پسر کا ہوا نام انکے اسد ہی یہاں
شرف بخش پیر جان دہی
کریم و رحیم و حلیم و ولی

کمال اولو العزم انکو ملا
جو انسا ہو وہ ہی بیاں کر سکے
یہ شیخ القریشی ولی خدا
یہ احمد جناب ولایت مآب
ہوا رشک بہشت خاک عنبر سرشت
زمیں اور ہے آسماں اور ہی
ہوا میں دم عیسوی کا اثر
جو ذرہ ہے وہ غیرت طور ہے
شریعت طریقت میں یکتائے دہر
ادھر وہم انساں کہاں جا سکے
جو قبہ ہے وہ قبہ نور ہے
فلک تک برستی ہے رحمت یہاں
وہ روضہ وہ مسجد وہ دیوار و در
کروں سرمۂ چشم دل خاک کو
دل و جان ارماں ہیں جل
تری فضل سے کچھ نہیں ہے یہ
شہ اولیا مخزن علم دیں
ہوئے عصمت اللہ مانند جہاں
عنایت ہے ادل نبی
شہ ملک عرفاں حبیب النبی
محمد صدیق ہیں

وہ خدا کے ولی تھے نبی کے	جناب محمد ولی الغنی	کروں انکی تعریف کیا میں رقم	نہ طاقت زباں میں نہ زورِ قلم
جو واقف ہیں وہ اور ہیں جیسے بنی	ولایت کے قائل ہیں انکی سبھی	غلامی سے انکی حاصل ہوئی	ادب سے عمر بھی دہیانکی ملی
خلیل الغنی انکے نورِ نظر	طریقت شناسا حقیقت نگر	حبیب الغنی ہے وہ سرورِ دین	سحر رد دل و جان فخنہ جبین
	بحق جناب ولی الغنی	مرادیں ہوں حاصل سب آغزا کی	

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی بحق رسول انس	طفیل بزرگانِ اصحاب جن	محبت تو اپنی عطا کر مجھے	چھڑا سب سے اپنا بنا کر مجھے
نہیں مجھ میں سیم و درم کی ہوس	تمنا ہے تیری کرم کی مجھے	گناہوں پہ اپنے پشیماں ہوں میں	ندامت سے سر در گریباں ہوں میں
سراپا ہوں آلودۂ عصیاں سے	بھی بخشدے اپنے احساں سے	سیہ کار ہوں کو تو رسوا نہ کر	مجھے دن قیامت کے رسوا نہ کر
تری ذات غفار و ستار ہے	مرا نفس سرکش ہے بدکار ہے	یہی رہبری رہِ ناصواب	بلا سکو شیطان خانہ خراب
اُسیکا نہ یہ ہمدم و مساز ہے	وہی اسکا مونس ہے ہمراز ہے	اسیکے ہے بکھنے میں لیل و نہار	وہی اسکا ہمدم وہی غمگسار
کرم سے تو کر ایسا فکر و دور	وہ توفیق دے جس سے ہو یہ نفور	ہمی عالم وحدت یاد اسی	رہ حق پرستی کہا دی اسے
کری ترک دنیا کے لہو و لعب	عبادت میں گزرے روز و شب	تجھی اپنا خالق سمجھتا ہے	تجھی پہ دل و جاں سے شیدا ہے
نہ پہنچے والا عنا ہی کسی	تری در پہ ظاہر غلامی کرے	سمجھکر تجھے خاص بندہ نواز	جھکا دی ترا آگے فرقِ نیاز
نہ جانے کسی کو یہ مساز دل	تجھی سے کہے جو کہے راز دل	ہیں محتاج تجھ سے حاجت روا	سوا تیرے کس سے کروں التجا
کیا تو نے پیدا عدم سے مجھے	دیا تو نے ایماں کرم سے مجھے	ترا فضل تو نے پیا نا کیا	محمد کی امت میں پیدا کیا
کیا دین اسلام سے بہرہ ور	دیا مجھکو ایماں قرآن پر	عنایت کسم سی سحرگاہ و شام	بزرگوں میں کا بنایا غلام
میں مجھ معتقد انکی ہر بات کا	ولایت کا کشف و کرامات کا	ترے لطف تو کی نہایت نہیں	کمالِ عنایت کی غایت نہیں
ادا میں کروں شکر تیرا محال	مری کیا حقیقت کی کیا ہے مجال	یہی سب ہے رب ہی التجا	یہی آرزو ہے یہی مدعا
کہ دنیا میں جبتک جیں نہ ہو	ترا تابع حکم بندہ رہوں	خوشی میں ہوں یا غم میں جس حال میں	نہ بھولوں تجھے میں کسی حال میں
و میرے گناہ ہو فضل سے بہرہ ور	مرا خاتمہ ہووے ایمان پر	غلام شہ انبیا جان کر	سوالِ نکیرین آسان کر

فشارِ لحد ہو مگر العلاج
مری آل کو خرم و شاد رکھ
تہِ گور میں تیرا انعام ہے
انھیں خفتگانِ اجل خواب ہے
جگہ دی تہِ عرشِ اعظم مجھے
عملنامہ داہنے ہاتھ میں
شفاعت کہ ہے نبی کی نصیب

ہم آغوشِ گل ہو صبا صبح
ہمیشہ یہ چمن آباد رکھ
رہوں حشر تک عیش و آرام
پریشان ہوں دل تب یہ بیتاب ہے
عنایت ہو ظلِ کرم مجھے
کھڑا ہوں میں [illegible] رسالت میں
جو ہیں دونوں عالم میں تیرے حبیب
طفیل انکے دی قصرِ جنت مجھے

مرے والدین و مری اقربا
رہ دینِ حق پر رہیں مستقیم
مشیت تو تیری ہی جب [illegible]
سوا نیزہ پر آئے جب آفتاب
دکھا ہی اگر تشنہ جانی اثر
پھر اسوقت حوض [illegible] کردگار
شفیع امم پیشوا سے امام
دکھا جلوۂ خاص رحمت مجھے

ملیں دونوں عالم میں جو مسند [illegible]
یہ شیطان گمراہ کو ہو ندیم
قیامت کا غوغا تردد کی [illegible]
تمازت سے ہوں اہل محشر خراب
پلا آبِ کوثر سے سیراب کر
حساب [illegible] کا امیدوار
جنابِ محمد علیہ السلام

قطعۂ تاریخ رسالہ ہذا عالیجناب مولوی محمد کریم احمد رضا صاحب خوشنویس رامپوری

رسالہ در زبانِ فارسیّہ
رجالِ خاندانِ نقشبنداں
چو اعزاز الدین احمد کرد اردو
نسب نامہ مجدد الفِ ثانی

مصنّف شیخ بدر الدین ماہر
مفصّل بود از اول تا آخر
پئی نفعِ خلایق گشت ناظر
مع شجرہ و ہم جملہ مظاہر

کریم از بہرِ نقادانِ تاریخ
وصالِ احمدی افضل جواہر
١٢ ١٦

مطبوعہ: نور [illegible] پرنٹرز - لاہور